شاعری

کی

دوسری کتاب

اُردو زبان میں تقطیع کرنے کا آسان قاعدہ

مصنفہ

عالیجناب مولانا خواجہ محمد عبدالرؤف صاحب عشرت لکھنوی

باہتمام کمترین قمرالدین احمد منیجر بااہتمام

نامی پریس لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپی

اُردو زبان کی مستند کتابیں

امیر اللغات مولفہ منشی امیر احمد مینائی مرحوم عـــہ
قرار اللغات۔ محاورات اُردو کا لغت ستے/
سرمایہ زبان اُردو لغت جلال لکھنوی ۱۲/
فرہنگ شفق۔ محاورات اردو مع اشلہ صہ/
لغات کشوری۔ عربی فارسی الفاظ اردو میں للعہ
بحر الفصاحت۔ علم معانی و بیان و عروض و قافیہ و صنائع بدائع
مکاتیب امیر منشی امیر احمد کے خطوط کا مجموعہ عا/
مرقع ادب۔ خطوط شعرا عہ/
زر کامل عیار۔ علم عروض ترجمہ اسیر لکھنوی ۱۲/
نقشہ ضروریات شاعری علم عروض ۲/
چراغ سخن علم عروض و قافیہ مولفہ یاس عہ/
افادہ تاریخ گوئی۔ جلال لکھنوی ۴/
مفید الشعرا تذکیر و تانیث جلال لکھنوی ۸/
دستور الشعرا رسالہ تذکیر و تانیث ۸/
قواعد جامدیہ۔ مرزا اوج لکھنوی ۴/
موازنہ انیس و دبیر علامہ شبلی ے
رد موازنہ علامہ شبلی ۶/
سوانح رشید لکھنوی مرثیہ گو عہ/
معرکہ چکبست و شرر عا/
تذکرہ سراپائے سخن ۲/
رد افعات انیس ۲/
تزک اردو عہ/
شرح دیوان غالب نظم طبا طبائی عا/
سوانح نظیر اکبر آبادی ...... عہ/
مصباح القواعد ۱۲/
کرشمہ عشق دیوان عاجز ...... عہ/

مجموعہ مرثیہ انیس جلد اول عہ/
جلد دوم ...... عہ/
جلد سوم ۱۲/
تذکرہ آب حیات مصنفہ آزاد ے/
کلیات اکبر الہ آبادی کامل ے/
دیوان یاس عظیم آبادی ۸/
گلزار داغ عہ/
آفتاب داغ ۱۲/
مہتاب داغ ے/
دیوان داغ ۸/
مرآۃ الغیب دیوان امیر عہ/
صنم خانہ عشق عا/
مینائے سخن عہ/
گلکدہ۔ دیوان عزیز لکھنوی عہ/
خورشید محشر دیوان مرزا کاظم حسین صاحب لکھنوی عہ/
دیوان تعشق لکھنوی ۶/
نظم نگارین دیوان جلال لکھنوی عہ/
دیوان مجنون نواب قمر الدین حیدر ۴/
دیوان شاد سید دبیر لکھنوی ۸/
ذوق کمال دیوان سید محمد مہدی ۴/
گلزار فہیم آمبوری ۸/
دیوان خوبی سخن ناتمام ۴/
دیوان صفیر بلگرامی ۸/
دیوان شرف عہ/
دیوان ذوق ۸/
دیوان زند ۹/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فن شاعری اسقدر دقیع ہی کہ اسکی بدولت شاعروں کو بادشاہوں کے پہلو میں جگہ ملی ہی سلطنتوں نے ناز اٹھائے ہیں۔
مگر افسوس آج وہی فن ذلیل تر نظر آتا ہی۔ اور اساتذہ مشاعرے کی شرکت سے احتراز کرتے ہیں۔
نوآموز شاعر کہتے ہیں شاعری حاصل کرنے میں استاد فن کی ضرورت نہیں شاعر خود بخود بنجاتا ہی۔ اسی سبب سے آجکل بے حصول فن لوگ شعر کہتے ہیں اور شاعر بنجاتے ہیں۔ مشاعرے میں گا کر اور ناچ کر اور بعض طرز سوز اشعار پڑھکر داد سخن لیتے ہیں۔ اور انکو کافی داد ملتی ہی۔ تہذیب اور غرض مشاعرہ تو مفقود ہو گئی اب صرف سامعین کو خوش کر لینے کا نام شاعری ہی۔
مگر اہل نظر جانتے ہیں کہ یہ گمراہ ہیں موٹی موٹی معنوی غلطیاں انکے کلام میں پائی جاتی ہیں جسکا انکو فن کی ناواقفیت سے ادراک نہیں ہوتا۔ اور ادراک ہوتا ہی تو اسکے دفع کرنے کی قدرت نہیں رکھتے بعض محاورات کو صحیح ادا نہیں کر سکتے۔ ان سب باتوں کو جانے دیجیے۔ سب سے زیادہ ضروری شاعر کیلیے واقفیت علم عروض قافیہ ہی جسکا جاننا ہر شاعر کے لیے واجب ہی۔ مگر افسوس ہی کہ علم عروض کے جاننے والے شاعر اب بہت کم ہیں سو شاعروں میں بمشکل ایک عروضی نظر آتا ہی۔
شاعری بہت بڑھتی جاتی ہی اور یہ فن ذلیل ہوتا جاتا ہے گورنمنٹ نے تمام ضروری

علوم و فنون کی حفاظت کا تو بندوبست کیا ہی۔

یعنی اگر کسی نے ڈاکٹری کی سند حاصل نہیں کی ہی اور وہ ڈاکٹر بنجاتا ہی تو قانون اُسے سزا دینے کو ہاتھ بڑھاتا ہی کوئی طب کی سند نرکھتا ہو اور طبیب بنتا چاہے تو مستوجب سزا ہی۔

کسی نے قانون کی سند حاصل نہیں کی ہی اور وکیل بنتا چاہتا ہی تو مجرم ہی مگر افسوس فن شاعری جو سب سے زیادہ لطیف اور نازک فن ہی اسکے تحفظ کا کوئی بندوبست نہیں ہی ہر شخص جو ذرا بھی خوش گلو ہی اور موسیقی میں کچھ بھی دخل رکھتا ہی کانوں کو خوش کرکے شاعر بن سکتا ہی۔ آجکل یہ عام رواج ہو گیا ہی اور لوگ اس بات پر ناز کرتے ہیں کہ میں علم عروض نہیں جانتا لیکن شاعر ہوں بعض کہتے ہیں کہ شاعری سیکھنے سکھانے کی چیز نہیں ہی خود بخود آجاتی ہی۔ بعض اپنے استادوں سے انحراف کرکے خود استاد بنجاتے ہیں۔

ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرثیہ گو ممبر پر رقص ممبری کرکے اہل مجلس کو رُلاتے ہیں اور شاعر اپنی خوش گلوئی کی داد لیتے ہیں۔

اگر کسی مشکل بحر اور دقت طلب ردیف قافیہ میں جسمیں قدما قدم مار چکے ہیں کوئی مصرع طرح دیکر مشاعرہ کیجیے تو شاید ایک شاعر بھی نہ آئیگا۔ جبتک گانے والی طرح نہ ہو۔ دوسرا عیب یہ ہی کہ غزل میں اب مرثیہ کا رنگ اختیار کیا جاتا ہی نوحہ اور سوز کے مضمون نظم کیے جاتے ہیں۔ شعرا نلموتہ دو شعر کہکر انکو رسالوں میں چھپواتے ہیں اور فخر کے ساتھ داد طلب ہوتے ہیں۔

میں نے خیال کیا اگر شاعری کیطرف سے ایسی بے پروائی رہی تو فن شعر کا خاتمہ ہو جائیگا اور چند روز کے بعد لوگ یہ بھی نہ سمجھینگے کہ عروض و قافیہ کسکا نام ہی۔

اسلیے علم عروض طریق شعر گوئی طریق اصلاح محاسن و معائب شعر کے بیان میں

شاعری کی پہلی کتاب لکھی - یہ کتاب کچھ ایسی مقبول ہوئی کہ مجھے دوسری کتاب لکھنے کی جرأت ہوئی۔

دوسری کتاب پہلی کتاب سے ذرا مشکل ہے لیکن میں نے اِسے بھی آسان بنانے کی بہت کوشش کی ہے زحافات کی تفصیل کیگئی ہے - اور بحریں وہی لکھی ہیں جو اردو میں زیادہ مستعمل ہیں - کہیں کہیں بعض عروضیوں کی رائے سے اختلاف کیا ہے - میں اسمیں مجبور تھا کیونکہ اصول کی پابندی اور خصوصیات زبان اردو کا لحاظ ضروری تھا - مجھے امید ہے کہ طلبا کو اس کتاب کے سمجھنے میں دقت نہوگی اور میری محنت مقبول ہوگی۔

خواجہ محمد عبدالرؤف عشرت

(احاطہ خانساماں لکھنؤ)

ارکان کا بیان

بحر ایک ترازو ہی اسمیں جو الفاظ وزن شعر کے لیے مقرر کیے گئے ہیں وہ بٹے ہیں جب شعر کو ان بٹوں میں تولو گے اور وزن برابر ہوگا یعنے متحرک اور ساکن حرف برابر آئیں گے، تو اس شعر کو ہم موزوں کہیں گے۔ وزن کے لیے جو الفاظ مقرر ہیں اسکے دو نام ہیں۔ ارکان اور افاعیل ارکان ان ٹکڑوں کو کہتے ہیں جنسے شعر کی تقطیع کرتے ہیں۔

صرف آٹھ ارکان ہیں جنسے بحریں بنائی جاتی ہیں۔ فعُولُن۔ فاعِلُن۔ مفاعیلُن مُستفعِلُن۔ فَاعلاتُن۔ مفاعِلَتُن۔ مُتفَاعِلُن۔ مفعُولات۔ تمام بحریں انھیں آٹھ رکنوں سے بنائی گئی ہیں۔ فعولن میں ف ع ل تین حرف متحرک ہیں اور و ن دو حرف ساکن ہیں۔ فاعِلُن میں بھی تین حرف متحرک اور دو حرف ساکن ہیں۔ باقی ارکان سات سات حرف کے ہیں۔ مَفاعِیلُن مستفعِلُن۔ فَاعِلاتُن۔ مفعولات انمیں چار چار حرف متحرک ہیں اور تین تین حرف ساکن ہیں۔ مفاعِلَتُن۔ متفاعِلُن میں پانچ پانچ حرف متحرک ہیں اور دو دو ساکن ہیں۔

یہ سب ارکان جنسے بنائے جاتے ہیں وہ اصول ہیں اور اصول دو ہیں سَبَب اور وَتِد۔

سبب کی دو قسمیں ہیں: جو ٹکڑا دو حرفی ہی اور اسکا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو اسکا نام سبب خفیف ہے۔ تاتُن۔ عی لُن لا۔ مف عو۔ سب سبب خفیف ہیں جس بحر میں یہ ٹکڑے ہونگے ہم کہسکتے ہیں کہ اسمیں سبب خفیف ہے۔ اور اگر دو حرفی ٹکڑا ہی اور اسکے دونوں حرفوں کو حرکت ہے تو اسکا نام سبب ثقیل ہی جیسے عِلَ مُتَ جو مفاعلتن اور متفاعلن میں ہی اسکو سبب ثقیل کہینگے۔

وتد کی دو قسمیں ہیں جو ٹکڑا تین حرف کا ہوتا ہی اور اسکا پہلا اور دوسرا متحرک اور تیسرا ساکن ہی تو اسکو وتد مجموع کہینگے جیسے فعو مفاعلن اور اگر پہلا اور تیسرا حرف متحرک اور بیچ کا ساکن ہو تو اسکو وتد مفروق کہینگے جیسے لاتُ ۔ جو مفعولات میں ہی۔

اب سب رکنوں کے اصول سُنو اور یاد رکھو۔

فعولن میں پہلے وتد مجموع ہے پھر سبب خفیف ہے۔ فاعلن میں پہلے سبب خفیف ہے پھر وتد مجموع ہی۔ مفاعیلن میں پہلے وتد مجموع پھر سبب خفیف اسکے بعد دوسرا سبب خفیف ہے فاعلاتن میں پہلے سبب خفیف پھر وتد مجموع پھر سبب خفیف ہے مستفعلن میں پہلے سبب خفیف پھر سبب خفیف پھر وتد مجموع ہے مفاعلتن میں پہلے وتد مجموع پھر سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہے۔ متفاعلن میں پہلے سبب ثقیل پھر سبب خفیف پھر وتد مجموع ہی۔ مفعولات میں پہلا سبب خفیف پھر سبب خفیف پھر وتد مفروق ہی۔

اس سی معلوم ہوا کہ اکثر ارکان سبب خفیف اور وتد مجموع سے بنائے گئے ہیں اور کم سبب ثقیل اور وتد مفروق سے۔

ہم اس ترتیب سے لفظ پیش کریں تو کہ سکتے ہیں کہ یہ اس رکن کے وزن کا ہی جیسے فعولن اسمیں پہلے وتد مجموع ہی۔ یعنے سہ حرفی لفظ ہی۔

جسکے دو حرف متحرک اور تیسرا ساکن اور پھر سبب خفیف ہے یعنے دو حرفی لفظ جسکا اول متحرک اور دوسرا ساکن ہی۔

اب اسی لفظ کا وزن سنو سفر کو۔ یہ فعولن کے وزن پر ٹھیک ہے اسلیے کہ پہلے وتد مجموع پھر سبب خفیف ہے۔

اسیطرح فاعلن کو منظر کے هموزن ہے۔ کیونکہ پہلے سبب خفیف پھر وتد مجموع ہے۔

چلو تم سب۔ مفاعی لن کے ہموزن ہی اسلیے کہ پہلے وتد مجموع پھر سبب خفیف پھر سبب خفیف ہے فاعلاتن اُسکے ہموزن دل لگایا ہی اسلیے کہ پہلے سبب خفیف پھر وتد مجموع پھر سبب خفیف ہے۔

مستفعلن۔ تم سب سنو کے برابر ہی اسلیے کہ پہلے دو سبب خفیف ہیں پھر ایک وتد مجموع ہے۔ اسی طرح تمام رکنون کے اصول کے موافق ہر لفظ کو بنا سکتے ہو۔

یاد رکھو کہ ہر بحر مین ایک شعر کی تقطیع کے لیے عموماً آٹھ رکن آتے ہیں یا چھ رکن۔ پہلے مصرع کے پہلے رُکن کو عروضی صدر کہتے ہین اور پہلے مصرع کے آخر والے رُکن کو عروض۔ اور دوسرے مصرع کے پہلے رکن کو ابتدا اور آخر رُکن کو ضرب یا عجز کہتے ہین اور بیچ مین جتنے رُکن آتے ہین اُنکا نام حشو ہی جیسے ایک بحر میں آٹھ بار فعولن آتا ہی تو پہلا فعولن صدر ہی دوسرا تیسرا حشو ہی چوتھا عروض ہی۔ یہ پہلا مصرع ہوا دوسرے مصرع مین پانچوان فعولن ابتدا ہی۔ چھٹا ساتوان حشو ہے آٹھوان ضرب ہی۔

چھ بحرین انیس ہین جن مین عرب عجم ہندی شاعر کہتے ہیں کچھ بحریں تو ایسی ہیں جو ایک رکن سے بنائی گئی ہین جیسے

بحر رمل	اس مین فاعلاتن آٹھ بار آتا ہے	
بحر ہزج	اس مین مفاعی لن آٹھ بار آتا ہے	
بحر متقارب	اس مین فعولن آٹھ بار آتا ہے۔	بحر تقارب بھی اسکا نام ہی
بحر رجز	اس مین مستفعلن آٹھ بار آتا ہے	
بحر متدارک	اس مین فاعلن آٹھ بار آتا ہی	بحر غریب بھی اسکا نام ہی
کامل	اس مین متفاعلن آٹھ بار آتا ہی	
وافر	اس مین مفاعلتن آٹھ بار آتا ہو	

آٹھ رکن تھے اُنسے سات بحریں بنائی گئیں اب صرف ایک رکن باقی رہ گیا۔ مفعولات جبکے
مضمر دلینے سے کوئی بحروزن صحیح سے بن نہیں سکتی تھی۔ اسلیے دوسری بحروں کو دو
دو مختلف رکنوں سے ترتیب دیا۔

بحر بسیط	مستفعلن فاعلن	چاربار
بحر طویل	فعولن مفاعی لن	چاربار
مدید	فاعلاتن فاعلن	چاربار
مجتث	مستفعلن فاعلاتن	چاربار
مضارع	مفاعیلن فاعلاتن	چاربار
مقتضب	مفعولات مستفعلن	چاربار
منسرح	مستفعلن مفعولات	چاربار
جدید	فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن	دوبار
خفیف	فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن	دوبار
سریع	مستفعلن مستفعلن مفعولات	دوبار
قریب	مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن	دوبار
مشاکل	فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن	دوبار

قاعدہ کسی بحر کا کوئی رکن سات حرف سے زیادہ نہیں ہوتا۔
بعض بحریں چھ رکنوں کی ہوتی ہیں انکو مسدس کہتے ہیں کیونکہ مسدس عربی میں چھپہلو والی چیز کو کہتے ہیں۔
بعض میں آٹھ رکن ہوتے ہیں انکو مثمن کہتے ہیں کیونکہ مثمن عربی میں ہشت پہل چیز کو کہتے ہیں۔ بعض میں سولہ رکن ہوتے ہیں انکو شانزدہ رکنی کہتے ہیں۔ اور مضاعف بھی کہتے ہیں۔

اُردو کے شعرا صرف بارہ بحروںمیں غزل کہتے ہیں اور ان بارہ بحروںمیں زحاف لگا کر بہت سے وزن بنائے ہیں۔ یعنے زحاف لاکر انکے وزنوں کی بیشی کردی اور ایک بحر میں مختلف زحاف آنیسے اسکے وزن الگ الگ ہو گئے ہیں۔ اُن سب کی تعداد کثیر ہے۔

زحاف کا بیان

ہم تو پہلے کہہ چکے ہیں کہ ارکان تولنے کے بٹے ہیں عروضیوں نے یہ قاعدہ جاری کیا ہے کہ بحر کے رکن سے کوئی حرف نکال ڈالا ہے اور اسکا ایک نیا وزن بناکر اس بحر کو زحاف کے نام سے منسوب کیا ہے جیسے فاعلن جو ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع سے بنا ہے اور جسمیں پانچ حرف ہیں اسکے سبب خفیف کے حرف آخر کو گرا کر فعلن بنا لیا اب اسمین ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف بن گیا۔ کبھی عین کا زیر ساقط کر کے فعلن بنا لیا ہے اب دونوں سبب خفیف ہو گئے اس گھٹانے سے وزن شعر بدلجاتا ہے اور وہ بحر ایک نئی بحر کا کام دیتی ہے۔

کبھی زحاف ایسے واقع ہوتے ہیں جن سے وزن شعر زیادہ ہو کر بدلجاتا ہے یعنے کوئی حرف رکن میں زیادہ کردیتے ہیں اور دو حرفی رکن کو سہ حرفی بنا دیتے ہیں اسطرح بھی شعر کا وزن کچھ زیادہ ہو کر بدلجاتا ہے۔ اس تغیر نے شعر کہنے والوں کیلئے بہت سے وزن بنا دے۔ اور بحروں میں بڑی گنجایش نکل آئی یعنے ایک ایک بحر کی کئی کئی بحریں بن گئیں۔

بحروں کا بیان

پہلے ہم ان بحروں کا بیان کرتے ہیں جو ایک رکن سے بنائی گئی ہیں اسکے بعد

ان بحروں کا بیان کریں گے جو دو رکن سے بنائی گئی ہیں۔

بحر ہزج

بحر ہزج مثمن سالم مفاعی لن ایک شعر میں آٹھ بار

اس بحر کا نام ہزج اسلیے رکھا کہ لغت عرب میں ہزج دلکش آواز کو کہتے ہیں۔ مثمن عربی میں آٹھ کو کہتے ہیں۔ اور اسمیں ایک شعر میں ایک رکن آٹھ دفعہ آتا ہے۔ اس لیے اس کا نام مثمن ہوا سالم پوری بحر کو کہتے ہیں اس بحر کے کسی رکن میں کوئی کمی و بیشی زحاف لگا کر نہیں کی گئی۔ اس سبب سے اس کو سالم کہتے ہیں۔ اس کے رکن مفاعی لن ہیں۔ پہلا ٹکڑا مفا سہ حرفی ہے جس کے اول کے دو حرف متحرک ہیں اور تیسرا ساکن ہے اس لیے ہم اس کو وتد مجموع کہتے ہیں دوسرا ٹکڑا عی ہے اسکو سبب خفیف کہتے ہیں۔ تیسرا ٹکڑا لن ہے اسکو سبب خفیف کہیں گے اس لیے کہ دونوں دو حرفی ہیں تو پورے رکن میں ایک وتد مجموع دو سبب خفیف ہیں وتد مجموع سہ حرفی ہوتا ہے اور سبب خفیف دو حرفی ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف کے ساتھ حرف ہوئے یہ رکن سات حرفی ہے مفاعی لن ایک مصرع میں چار دفعہ آتا ہے اس لحاظ سے ایک مصرع میں اٹھائیس حرف رکن کے ہوتے ہیں۔ مصرع کے پہلے مفاعی لن کا نام اصطلاح میں صدر ہے اور دوسرے تیسرے مفاعیلن کا نام حشو ہے۔ اور چوتھے کا نام عروض ہے پانچویں کا نام ابتدا چھٹے ساتویں کا نام حشو ہے آٹھویں کا نام ضرب ہے۔ اس بحر کے سب رکن یعنی صدر حشو عروض ابتدا حشو ضرب سب سالم ہیں کوئی زحاف نہیں ہے اب کوئی ایسا شعر بتاؤ جسکے وزن میں پہلے ایک وتد مجموع آتا ہے اور پھر دو سبب خفیف اور سات حرفی رکن ایک شعر میں آٹھ بار آسکے فرض کرو ایک شخص کہتا ہے کیا یہ مصرع ہزج مثمن سالم میں ہے ع

فولاد کی ضریح میں کس کا مزار ہے

تو ہم کہیں گے نہیں وہ کہے گا کیوں ہم کہیں گے ہزج کے رکن کا پہلا ٹکڑا سہ حرفی بحرکت اول و دوم ہی جسکو وتد مجموع کہتے ہیں اور اس میں لن کا ٹکڑا سبب خفیف ہے اور یہ شعر

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا　　سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

تقطیع اگر بخشے مفاعی لن زہے رحمت مفاعی لن نبخشے تو مفاعی لن شکایت کا مفاعی لن سرے تسلی مفاعی لن مخم ہے جو مفاعی لن مزاجے یا مفاعی لن رمے آئے مفاعی لن۔

لیکن اس تقطیع سے تو شعر کی ہڈیاں پسلیاں ٹوٹ گئیں اور شعر غتر بود ہو گیا۔ اسکا سبب یہ ہی کہ شعر کے وہی حرف تقطیع میں لیے جائیں گے جو پڑھنے میں آتے ہیں یعنے ملفوظی حرف اور جو حرف لکھنے میں آتے ہیں اور پڑھنے میں نہیں آتے ان کو تقطیع میں لکھنا نہ چاہیے۔ دوسری بات یہ ہی کہ تقطیع کے وقت حرف رکن کے تعداد حسب کے موافق شعر کے ٹکڑے کر لیے جاتے ہیں ایک لفظ کا آدھا ٹکڑا اور دوسرے رکن میں چلا جائے اور ہر ایک لفظ بے معنی رہے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے اسی شعر پر غور کرو اگر بخشے پورا لفظ ہے یہ رکن اول یعنے صدر مفاعی لن کے برابر ہی سیں سے کوئی حرف نہیں گرا زہے رحمت حشو کا رکن ہی اسمیں سے کوئی حرف نہیں گرا نبخشے تو اس میں سے نہیں جو ہائے مختفی ہے وہ گر گیا اسکا گرانا قواعد شاعری میں جائز ہے اس لیے نبخ کو وتد مجموع بنا لیا شے تو عی لن کے وزن پر ہے نبخشے تو مفاعی لن کے وزن پر ہی یہ بھی حشو ہے۔ اب مصرع کا آخر رکن لو جس کو عروض کہتے ہیں شکایت کا مفاعی لن۔ اس میں کیا تھا اسکو تقطیع کے وقت کا لکھا اسلیے کہ کیا میں یای مخلوط ہے اور مخلوط حرف کبھی تقطیع میں نہیں آتا ہمیشہ تقطیع سے خارج ہے اب دوسرے مصرع کی تقطیع دیکھو پہلے رکن کو ابتدا کہتے ہیں سر تسلیم میں جو اضافت ہے

اسکو بڑھا کر پڑھنے سے ایک یے پیدا ہو جاتی ہے۔ تقطیع کا قاعدہ یہی ہے کہ اگر کوئی حرف
لکھا نہ ہو مگر اضافت کے موقع پر اپنی آواز دے تو اسکو تقطیع کرنے کے وقت لکھکر
زیادہ کر لیں گے سر کی اضافت نے ایک یے پیدا کر دی سرے مفا کے وزن
پر ہوا تسلی میں دو سبب آ سے دسرے تسلی مفاعی لن ہو گیا۔ تجھ ہے جو یہ دوسرا
رکن ہے اس کو حشو کہتے ہیں اسکا وزن مفاعیلن پر ٹھیک ہے۔ مزا آجے یا
مفاعی لن اس میں بھی اضافت کے بڑھا کر پڑھنے سے ایک یے پیدا ہو گی زے آئے
میں کا نون غنہ تقطیع میں نہیں لیا گیا کیونکہ نون غنہ ہمیشہ تقطیع سے گر جاتا ہی اور آ میں
دو الف لیے گئے اسلیے کہ مد سے ایک الف بڑھ گیا زے اوسے مفاعی لن کے ٹھیک
وزن پر ہے اس آٹھویں رکن کا نام ضرب ہے۔

قاعدہ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ اگر اسی بحر کو کوئی شخص دوسرے لفظوں سے ایک وتد
مجموع اور دو سبب خفیف بنا کر تقطیع کرے تو عروضی اسکو قبول نہیں کرے گا اس لیے
کہ بحر کے لیے صرف آٹھ رکن جو متفق علیہ معین ہو چکے ہیں اور جن بحروں کے لیے جو ارکان
مخصوص ہو چکے ہیں انھیں کے موافق تقطیع ہونا چاہیے۔ اب کوئی مفاعی لن کے بجائے
فعولن فی بنا کر تقطیع کرے تو کہا جائیگا یہ بحر غلط ہے۔ اور اسپر تقطیع کرنا اصول فن سے
ناجائز ہے۔ حالانکہ فعولن فی اور مفاعیلن کا وزن ایک ہی۔

نگاہِ ناز نے اب قتل کا بیڑا اٹھایا ہے — ہزاروں بیگناہوں کی شہادت ہوتی جاتی ہے

نگاہے نا مفاعی لن زنے اب قت مفاعی لن لکا بی ڑا مفاعی لن اٹھا یا ہے
مفاعی لن۔ ہزاروں بے مفاعی لن گناہوں کی مفاعی لن شہادت ہو مفاعی لن
تی جاتی ہے مفاعی لن۔

نگاہ کی اضافت سے ایک یے بولنے میں آتی ہے اسلیے اسے بھی تقطیع میں لیا
قتل کا لام ساکن تھا۔ لیکن قاعدہ عروض فارسی اور اردو میں یہی ہے کہ دوسرے

ساکن کو تقطیع کی ضرورت سے متحرک بنا لیتے ہیں اس لیے نکا بیڑا مفاعی لن کے وزن پر ٹھیک آیا۔ ہزاروں اور گناہوں میں نون غنہ تھا وہ گر گیا اسلیے کہ تقطیع میں حرف ملفوظی حرف لیا جاتا ہے۔ یعنے جو زبان سے بولا جائے۔

ہزج مثمن مسبغ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان دوبار تسبیغ ایک زحاف ہے جو صرف رکن آخر کے سبب خفیف کے درمیان میں ایک الف زیادہ کر دیتے ہیں اور جس بحر میں یہ زحاف آتا ہے اُسے مسبغ کہتے ہیں جیسے چوتھے اور آٹھویں مفاعی لن کے آخر سبب خفیف کے درمیان ایک الف زیادہ کر دیا لیکن عروضیوں نے اُسے نون غنہ سمجھ کر اردو میں بھی انھیں شعروں کے ساتھ تقطیع میں لیا ہے جسکے آخر میں نون غنہ آتا ہے جیسے

بچاتے تھے انھیں الزام سے تیر جو مڑتے ہیں ادا پر جان دیتے ہیں قضا کا نام کرتے ہیں

اسکی تقطیع ہزج مثمن مسبغ کے ساتھ اسطرح کرتے ہیں۔

بچاتے تھے مفاعی لن تھے ان زا مفاعی لن۔ مسے تم پر مفاعی لن جو مرتے ہیں مفاعی لاں۔ لیکن یہ اردو اور فارسی شعرا کی غلطی ہے اسلیے کہ نون غنہ تقطیع میں کوئی وزن نہیں رکھتا اور نہ زبان عرب میں غنہ کا وجود ہے پھر مفاعی لاں میں نون غنہ سمجھنا سراسر غلطی ہے اسلیے کہ عروض کے واضعین اہل عرب ہیں۔ اور مفاعیلان میں نون ساکن یا اعلان ہے اور تقطیع میں اسکی جگہ پر حرف ساکن ملفوظی لانا چاہیے یعنے وہ حرف جو بولنے میں اپنی آواز دیتا ہے جیسے

ہماری بیقراری کا نتیجہ ہے مسرت خیز ٹھٹک جاتا ہے دل صیاد کا جب کرتے ہیں کچھ پرتیز

ہماری بے مفاعی لن قراری کا مفاعی لن نتیجہ ہے مفاعی لن مسرت خیز مفاعی لان ٹھٹک جاتا مفاعی لن ہے دل صیا مفاعی لن دکا جب کر مفاعی لن تے ہیں کچھ تیز مفاعی لان۔ اسطرح نون ساکن حرف ساکن کے مقابلے میں آیا یا اس طرح

ہوا جب ختم چھپکر حضرت استاد کا دیوان

اسمیں نون کا اعلان ہے اسکی تقطیع اسطرح ہوگی۔ ہوا جب خت مفاعی لن
م چھپ کر حض مفاعی لن رتے اس تا مفاعی لن د کا دیوان مفاعی لان۔ ہزج سالم
اور ہزج مسبغ کا ملا کر ایک غزل میں لکھنا جائز ہے۔ لیکن نون غنہ کو تقطیع میں
شامل کرنا سخت غلطی ہے

مسبغ میں لوگوں نے غزلیں کم کہی ہیں بعض مسدس کے بند نظر آتے ہیں

بحر ہزج مقبوض مثمن ایک زحاف کا نام قبض ہے جس بحر میں یہ زحاف آتا ہے
اسکا نام مقبوض رکھا جاتا ہے قبض کا عمل یہ ہے کہ جب بحر میں ایک سہ حرفی وتد
مجموع کے بعد دو سبب خفیف ہوتے ہیں تو یہ درمیان کے سبب خفیف کے
آخر حرف کو نکال دیتا ہے۔ ہزج کا رکن سالم مفاعی لن تھا مفا وتد مجموع ہے
اور عی سبب خفیف ہے اس سبب سے اسنے ی کو گرا دیا تو اب مفاعلن ہوگیا
یعنے ایک حرف نکل گیا چھ حرف رہ گئے اور دو نو وتد مجموع بن گئے قبض تمام رکنوں میں
آتا ہے۔ اسلیے مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن وزن ہے۔

ستم سہی کرم سہی جفا سہی وفا سہی جو کچھ کہا حضور نے بجا سہی بجا سہی

ستم سہی مفاعلن کرم سہی مفاعلن جفا سہی مفاعلن وفا سہی مفاعلن
جکچھ کہا مفاعلن حضور نے مفاعلن بجا سہی مفاعلن بجا سہی مفاعلن۔ جو میں واو
حرف عطف نہ تھا اسلیے اسکے گرانے کا اختیار شاعر کو حاصل تھا اور کچھ
میں ہے تھا اسکو بھی گرا دیتے ہیں اسلیے جو کچھ کا جکچ رہ گیا۔ اس بحر میں اردو
شاعر شعر کم کہتے ہیں بحر ہزج مثمن اخرب جس بحر میں زحاف خرب آتا ہے اس کو
اخرب کہتے ہیں۔ خرب یعنے تیسرے پانچویں ساتویں رکن میں آتا ہے یعنے صدر و ابتدا
اور ایک ایک حشو میں اور یہ زحاف صرف مفاعی لن کے رکن میں آتا ہے اور کسی

رکن میں نہیں آتا ہی اسکا قاعدہ یہ ہی کہ پہلے اور ساتویں حرف کو گرادیتا ہی۔ مفاعی لن سے میم اور نون گر گیا تو فاعیلُ رہ گیا فاعیلُ کو مفعولُ سے بدلدیا اِس طرح پر مفعول مفاعی لن مفعول مفاعیلن دوبار۔

صیاد کترتا ہی بے جرم پر بلبل   اب کون کرے جا کر گل سے خبر بلبل

صیاد مفعول کترتا ہی مفاعی لن بے جرم مفعول پرسے بلبل مفاعی لن۔ اب کون مفعول کرے جا کر مفاعی لن گل سے خ مفعول برسے بلبل مفاعی لن ہے

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور۔ اخرب کا بیان تو ہو چکا ہی یعنی وہ مفاعیلن سے مفعول بنجاتا ہے۔ مکفوف اسکو کہتے ہی جسمیں کف زحاف آتا ہی۔ جب رکن سات حرفی ہو تو اسکے حرف آخر جو ساکن ہوتا ہی اسکو گرا دینا جیسے مفاعی لن جو سات حرف کا رکن ہی اسکے آخر میں نون ساکن ہے تو جب اسکو گرادوگی تو مفاعیل باقی رہے گا۔ مفاعیل کوئی رکن کیصورت میں نہیں ہے نہ آٹھ رکنوں میں سے کوئی رکن ایسا جس کے یہ ہم وزن ہو کہ اس سے بدلدیا جاوے اس لیے یہ اسی صورت پر رکھا گیا۔

مقصور اس بحر کو کہتے ہیں جسمیں قصر آتا ہی قصر کا یہ قاعدہ ہے کہ جس رکن کے آخر میں سبب خفیف ہوتا ہی اُسکے حرف آخر کو گرا کر حرف ما قبل کو ساکن کر دیتا ہے جیسے مفاعی لن میں سبب خفیف آخر لن اسکے نون کو گرا کر لام کو ساکن کر دینا چاہیے تو مفاعیل رہ جائے گا مکفوف میں لام کو پیش رہتا ہی قصر میں لام بھی ساکن ہو جاتا ہی اسکے صدر یا ابتدا میں یعنی پہلے اور پانچویں رکن میں رکن اخرب یعنی مفعول آتا ہی اور حشو میں یعنی ہر مصرع کے دوسرے تیسرے رکن میں کف آتا ہی یعنی مفاعیلُ رہتا ہی اور عروض و ضرب میں قصر آتا ہی یعنی ہر مصرع کا آخر رکن رہتا مفاعیلْ جسکا لام ساکن رہتا ہی۔

مفعولُ مفاعیل مفاعیل مفاعیل   مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

خالق نے مجھ کو بلایا شب معراج   کس لطف سے دیدار دکھایا شب معراج

خالق نِ مفعول مجھ مرکُ مفاعیل بلایا شَ مفاعیلُ بِ مِعراج مفاعیل کس

لطف مفعول سدی دار مفاعیل دکھایا شَ مفاعیلُ بِ معراج مفاعیل۔ یہاں سے

کی یے گر گئی۔ کیونکہ اُردو لفظوں میں جو یے آتی ہی اسکے گرانے کا اختیار ہی اور کو کا

واو بھی گر گیا یہ حرف علت اردو ہی۔ اسلیے اسکو گرا سکتے ہیں۔ اور عروضیوں نے

رکن مقصور یعنے مفاعیل آخر کی جگہ پر فعولان یا اصلان لانا بھی جائز رکھا ہے

کیونکہ دونوں کا وزن برابر ہے ایسا بدل کرنا جائز ہے۔

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف۔

اخرب مفاعی لن سے مفعول ہو جاتا ہی اور صدر و ابتدا میں آتا ہے یعنے

مصرع کا اول رکن ہوتا ہی مکفوف مفاعیلن سے مفاعیلُ بن جاتا ہی اور حشو میں

آتا ہی یعنے بیچ میں محذوف وہ ہی جسمیں حذف واقع ہو حذف کا عمل یہ ہی کہ وہ اگر

رکن کے آخر میں سبب خفیف ہو تو اسکو گرا دیتا ہی مفاعیلن کے آخر میں سبب خفیف

لن ہے۔ اسکو گرا دیا تو مفاعی باقی رہا اسکے موافق ایک سالم رکن موجود تھا

یعنے فعولن لہذا مفاعی کو فعولن سے بدلدیا یہ فعولن آخر مصرع یعنے عروض و

ضرب میں آتا ہی۔ اس طرح۔

مفعولُ مفاعیل مفاعیل فعولن   مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

کیا خوب ہماری تپ فرقت کا ہو چارہ   اللہ کرے آپکی ہمشکل شفا ہو

کا خوب مفعول ہماری تَ مفاعیل پ فرقت ک مفاعیل ہچارہ فعولن ال لاہ

مفعول کرے آپ مفاعیل کہم شکل مفاعیل شفا ہو فعولن۔

کیا کی یے کا الف ہو کا واو تقطیع سے گر گیا کیونکہ یہ سب حرف علت تھے۔

قاعدہ:- ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور اور ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف دونوں کو ایک غزل میں لانا جائز ہے۔

بحر ہزج مثمن اشتر۔ جب بحر میں شتر واقع ہو تو اسکو اشتر کہتے ہیں شتر کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ مفاعیلن کے وتد کے پہلے حرف یعنے مفا کے میم کو گرا دیتا ہے تو فاعی لن باقی رہتا ہے اسکے بعد سبب ثقیل یعنے عی کی ے کو گرا دیتا ہے تو فاعلن باقی رہتا ہے اور یہ صدر و ابتدا یعنے ہر مصرع اور شعر دوم کی جگہ پر آتا ہے باقی رکن سالم رہتے ہیں۔

فاعلن مفاعی لن فاعلن مفاعی لن	فاعلن مفاعی لن فاعلن مفاعی لن
باغ دہر میں بلبل گل کو تا نگی کب ہے	چار دن اٹھائے اور جو جفا اٹھانی ہو

باغ دہ فاعلن رمے بل بل مفاعی لن گل کو تا فاعلن زگی کب ہے مفاعی لن چار دن فاعلن اٹھائے ار مفاعی لن جو جفا فاعلن اٹھانی ہو مفاعی لن اسمیں آدم کو شاعر نے آر نظم کیا ہے یعنے واؤ کو تقطیع میں نہیں لیا ایسا جائز ہے لیکن قابل ترک ہے اور بعض اوقات طاقت ہیں۔

بقاعدہ مذکورہ بالا ان بحروں میں تسبیغ لانا یعنے ہر مصرع کے آخر میں سبب خفیف کے درمیان میں ایک الف زیادہ کر دینا جائز ہے مگر نون ساکن معلن شمار ہوگا نہ نون غنہ اور نون غنہ کا تقطیع میں لینا جائز نہیں ہے اور جن عروضیوں نے اردو میں ایسا کیا ہے سخت غلطی کی ہے۔

بحر ہزج مسدس محذوف۔ مسدس کہتے ہیں چھ رکن والی بحر کو محذوف کہتے ہیں رکن کے آخر کے گرا دینے کو اور رکن باقی یعنے مفاعی کے بدلے فعولن لانا چاہیے کیونکہ رکن ناقص کے ہموزن جب رکن کامل ملجاتا ہے تو اسکا لانا ضرور ہے اور حذف آخری مصرع یعنے عروض و ضرب میں آتا ہے۔

مفاعی لن مفاعی لن فعولن   مفاعی لن مفاعی لن فعولن

مثال شام ہجراں ہر سحر ہے   ہمو و شام فرقت رات بھر ہے

مثا لے شا مفاعی لن ہجِ راہر مفاعی لن سحر ہے فعولن ہمو و شا مفاعی لن

مفرقت را مفاعی لن تبھر ہے فعولن ۔

ہزج مسدس مقصور قصر کا قاعدہ تو تم کو معلوم ہی کہ جب رکن کے آخر میں سبب خفیف ہوتا ہی تو اُسکے آخر حرف کو گرا کر حرف اول کو ساکن کر دیتا ہے جیسے مفاعی لن میں آخری سبب خفیف لن ہے نون کو گرا دیا لام کو ساکن کر دیا۔ مفاعیل رہ گیا یہ زحاف صرف عروض و ضرب یعنی مصرع کے آخر میں آتا ہے درمیان اور اول میں نہیں آتا اسکے بدلے لوگ فعولان بہ اعلان نون لانا بھی جائز رکھتے ہیں مگر قیاس یہ چاہتا ہے کہ جب فعولان کوئی رکن سالم نہیں ہے تو مفاعیل نے کیا خطا کی ہے جسکو گرا دیا جائے ۔ مثال دونوں کا وزن یہ ہے

مفاعی لن مفاعی لن مفاعیل   مفاعی لن مفاعی لن مفاعیل

دکھا تُمھ چاند کو جس شب کہ تو آج   کہ صحبت رہے اسسے ماہرو آج

دکا سہ چا مفاعی لن دکو جس شب مفاعی لن کتو آج مفاعیل ہے صحبت مفاعی لن رہے اسسے مفاعی لن ماہرو آج مفاعیل ۔

بحر ہزج مسدس محذوف اور مسدس مقصور دونوں کا ایک غزل میں جمع کرنا جائز ہے اردو کے شعرا نے ایک مصرع ہزج مسدس محذوف میں اور دوسرا مصرع ہزج مسدس مقصور میں نظم کیا ہے ۔

اکیلا ہوں شب فرقت میں اے دل   بہل جاؤں کہے باتیں جو تو آج

اکے لا ہو مفاعی لن شب فرقت مفاعی لن میں اے دل فعولن بہل جا او مفاعیلن کہے باتے مفاعی لن جتو آج مفاعیل جاؤں میں جو ہمزہ الف کی آواز دیتا ہی اور تلفظ

میں آتا ہی اس کو الف سے لکھ کر تقطیع میں لیتے ہیں۔

قاعدہ :- اگرچہ اردو کے شعرا ایسا کرتے ہیں کہ ایک مصرع ہزج مسدس محذوف اور دوسرا مصرع ہزج مسدس مقصور میں منظم کرتے ہیں۔ لیکن یہ قاعدہ عروض کے خلاف ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی نظم میں ایک شعر ہزج مسدس محذوف میں اور دوسرا شعر ہزج مسدس مقصور میں ہو تو جائز ہے۔

ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف اخرب کا بیان ہو چکا ہی کہ پہلے اور ساتویں حرف کو گرا دیتا ہے یعنے مفاعی لن کا فاعیلُ رہ جاتا ہی اس کو مفعول سے بدل دیتے ہیں گویا مفعول قائم مقام فاعیلُ ہے مسدس میں پہلا رکن اور پانچواں رکن مفعول آتا ہی یعنے مصرع کا پہلا رکن مفعول ہوتا ہی اور دوسرا رکن مقبوض ہوتا ہی اس کا بھی بیان ہو چکا ہے کہ جب کسی رکن میں ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف آتے ہیں جیسا مفاعی لن میں ہی تو بیچ والے سبب خفیف کے دوسرے حرف یعنی ی کو گرا دیتے ہیں تو مفاعلن رہ جاتا ہے اُسی کا نام قبض ہی یہ دوسرا رکن ہوتا ہی تیسرا رکن محذوف آتا ہی حذف کا قاعدہ یہ ہی کہ اگر رکن کے آخر میں سبب خفیف ہوتا ہی تو اسکو گرا دیتا ہی مفاعی لن کے آخر میں لن سبب خفیف تھا اسکو گرا دیا تو مفاعی باقی رہا اُس کو فعولن سے اسلیے بدل دیا کہ فعولن ایک سالم رکن ہی۔ اسطرح۔

مفعول مفاعلن فعولن مفعول مفاعلن فعولن

مرتا ہوں خدا کے واسطے جا تو سر پہ نہ لے گناہ قاصد

مرتا ہ مفعول خدا کوا مفاعلن سطے جا فعولن تو سر پہ مفعول نلے گنا مفاعلن ہقاصد فعولن۔ اس بحر میں مثنویاں زیادہ کہی گئی ہیں۔ پانچ انگلیوں میں یہ حرف زن ہی یعنے کو مطیع پنجتن ہے۔

یہ شعر بھی اسی بحر میں ہے۔

ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور یہ تو تم جانتے ہو کہ مفاعی لن کے اول اور آخر کا ایک ایک حرف گرا دیتے ہیں تو فاعیل رہ جاتا ہی اُسکو مفعول سے بدلدیتے ہیں تو مفعول کو ہزج کا اخرب کہتے ہیں اس بحر میں بھی پہلا رکن اخرب یعنے مفعول آتا ہی اور قبض یہ ہی کہ مفاعی لن کے بیچ والے سبب خفیف یعنے عی کی ی گرا دی تو مفاعلن باقی رہا اسیکا نام مقبوض ہی یہ دوسرا رکن آتا ہی اور قصر کا عمل یہ ہی کہ وہ مفاعی لن کے نون کو گرا کر لام کو ساکن کر دیتا ہی تو مفاعیل ہجاتا ہی اور تیسرا رکن ہوتا ہی

مفعول مفا علن مفاعیل — مفعول مفا علن مفاعیل

پہنچا ہیں تا مسام لطف آمیز — تو آتش عشق کو کیا تیز

پہنچا ہ مفعول منا ملط مفا علن ف آمیز مفاعیل تو آت مفعول شعش تکو مفاعلن کیا تیز مفاعیل۔

ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف اور ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور دونوں کو ایک بحر میں جمع کر سکتے ہیں۔

بحر رمل کا بیان

بحر رمل مثمن سالم فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن دوبار۔

زہر غم قسمت سے اپنی شیر مادر بن گیا ہی — جو لیا ساغر وہ مجکو جام کوثر بن گیا ہے

زہ رغم قس فاعلاتن مت سے اپ نی فاعلاتن شی ر مادر فاعلاتن بنگیا ہی فاعلاتن جو لیا سا فاعلاتن غر وہ مج کو فاعلاتن جا م کو ثر فاعلاتن بن گیا ہے فاعلاتن۔

سے اپنی میں ایک حرف گرانا چاہیے تھا یعنے ے گرا دو یا الف چونکہ دونوں حرف علت ہیں دونوں کا گرانا جائز تھا لیکن ایسے محل پر عروضی الف وصل کو گرا دیتے ہیں۔ اسلیے ہم نے بھی مت سیپ نے لکھکر تقطیع کی اگر کوئی مت

ساقط کرکے تقطیع کرتے تو بھی درست ہے مگر اصول عروضیاں اسیطرح ہے کہ الف
گرا دیتے ہیں۔ بحر مدید مثمن محذوف۔ حذف کا کام یہ ہے کہ جس رکن کے آخر میں سبب خفیف
ہوتا ہے تو وہ اسکو گرا دیتا ہے فاعلاتن کے آخر میں بھی سبب خفیف تھا حذف نے
اسکو بھی گرا دیا۔ فاعلا باقی رہ گیا۔ اسکو بدلکر عروضیوں نے فاعلن بنا لیا۔ فاعلاتن
فاعلن فاعلاتن فاعلن دو بار۔ حذف حرف رکن آخر میں آتا ہے۔

گر پڑے آنسو ترے دامن پہ مل کر　　میری نظروں میں ترا عہد جوانی پھر گیا

[illegible] فاعلاتن [illegible] فاعلاتن [illegible] فاعلاتن دے ککر فاعلن
[illegible] فاعلاتن سے ترا عہ فاعلاتن دے جوانی فاعلاتن
پھر گیا فاعلن۔

بحر مدید مثمن مقصور۔ قصر کی تعریف بیان ہو چکی ہے کہ رکن کے آخر میں سبب
خفیف ہوتا ہے۔ تو اس سبب کے حرف آخر کو گرا کر ماقبل کو ساکن کر دیتا ہے
چونکہ فاعلاتن میں آخر ٹکڑا سبب خفیف کا ہے اسکے نون کو گرا کے ت کو ساکن کر دیا۔
فاعلات رہ گیا۔ یہ رکن آخر مصرع میں آتا ہے۔ یعنے عروض و ضرب میں قصر کیا جاتا ہے
بعض عروضیوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ بجائے فاعلات کے فاعلان نون اعلان کے
ساتھ لا سکتے ہیں۔ بہرحال دونوں کے وزن برابر ہیں تو کوئی وجہ فاعلات کے
بدلنے کی معلوم نہیں ہوتی۔

فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلات　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

[illegible] عشق مزاج　　[illegible] عندلیب

[illegible] فاعلاتن باغم عا فاعلاتن عشق مزاج فاعلات
[illegible] فاعلاتن عندلیب فاعلات۔
[illegible] دونوں کو ایک میں جمع کرنا جائز ہے

اُردو کے شعرا نے ایک مصرع محذوف اور ایک مقصور میں لکھا ہے۔

آمد آمد ہے خزاں کی جانیوالی ہے بہار ۔۔ روتے ہیں گلزار کے در باغباں کھولے ہوئے

آ مد آ مد فاعلاتن ہے خزا کی فاعلاتن جانیوالی فاعلاتن ہے بہار فاعلات

روتے گل فاعلاتن زار کے در فاعلاتن باغباں کھو فاعلاتن لے ہوئے فاعلن

مصرع اول مقصور ہے اور مصرع دوم محذوف لیکن مصرع آخر میں جو زحاف واقع ہوگا اُسی بحر کے نام سے غزل موسوم کی جائیگی۔

بحر رمل مثمن مخبون محذوف اس بحر میں صدر اور ابتدا رکن سالم آتے ہیں اور حشو میں یعنی بیچ کے دو رکنوں میں صرف خبن آتا ہے اور عروض و ضرب میں حذف اور خبن دونوں آتے ہیں۔ یعنے ایک رکن پر دو زحاف جمع ہو جاتے ہیں۔ خبن اُسکو کہتے ہیں کہ جب کسی رکن کے اول میں سبب خفیف ہو تو اُسکے دوسرے حرف کو گرا دیتے فاعلاتن میں اول سبب خفیف فا تھا الف کو گرا دیا فعلاتن رہ گیا اور آخر میں محذوف رکن فاعلن تھا اس میں بھی سبب خفیف فا تھا اسکا بھی الف گرا دیا فعلن رہ گیا۔

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن ۔۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

وقت آخر ہیں وہ بیمار کو یاد آ گیا ۔۔ ہم تو دنیا سے گئے آپ جو آیا نہ گیا

وق ت آخر فاعلاتن ہیں وہ بیما فعلاتن ر کو یاد آ فعلاتن گیا فعلن ہم تو دن یا فاعلاتن سے گئے آپ فعلاتن جو آیا نہ فعلاتن گیا فعلن۔

بحر رمل مثمن مخبون محذوف مقصور یہ بحر آخر مصرع میں آتا ہے اور تقصیر پر خبن بھی آتا ہے یعنے فاعلاتن سے تقصیر فاعلات ہوا اور فاعلات کے اول میں جو سبب خفیف فا ہے اسپر خبن آیا ہے تو الف گرا یا فعلات رہ گیا۔ فقط مصرع کے آخر میں آتا ہے۔

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات

یہ بھی یاد رکھو کہ بعض عروضی فعلان بھی کہتے ہیں اور یہ جائز ہے مگر نون کا اعلان رہے اور حرف ساکن کے ساتھ تقطیع میں آئے۔ نون غنہ کے ساتھ تقطیع کرنا غلط ہے۔

میرا مہمان ہے اک رشک قمر آج کی رات منزل ماہ نظر آتا ہے گھر آج کی رات

مے رمہ ما فاعلاتن نہ اک رش فعلاتن کق مرا فعلاتن جک رات فعلات

من زلے مہ فاعلاتن ہن ظرا فعلاتن تہ گرا فعلاتن جک رات فعلات۔

قاعدہ:۔ بحر رمل مثمن مخبون محذوف اور بحر رمل مثمن مخبون مقصور دونوں ایک غزل میں کہتے ہیں اور یہ جائز ہے۔

آج غم کوئی نہیں رنج اگر ہے تو یہ ہے جاگنا ہوگا تمھیں چار پہر آج کی رات

آجغم کو فاعلاتن ئی نہی رن فعلاتن ج اگر ہے فعلاتن تیہ ہے فعلن جاگنا ہو فاعلاتن گتمہے جا فعلاتن رپہرا فعلاتن جک رات فعلات۔

بحر رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع۔ اسمیں بھی پہلا رکن سالم رہتا ہے دوسرا تیسرا مخبون یعنے فعلاتن رہتا ہے۔ چوتھے رکن پر دو زحاف واقع ہوتے ہیں پہلے فاعلاتن میں سے بقاعدہ حذف رکن آخر سبب خفیف کو گرا کر فاعلن بناتے ہیں فاعلن پر قطع لاتے ہیں قطع کا عمل یہ ہے کہ جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہوتا ہے تو اُسکے حرف آخر کو گرا کر اسکے ماقبل حرف کو ساکن کر دیتا ہے فاعلن کے آخر میں وتد مجموع علن تھا اُسکے نون کو گرا کر لام کو ساکن کر دیا تو فاعل رہ گیا فاعل کو [illegible] سے بدلدیا۔

بعض عروضی کہتے ہیں کہ نہیں اسپر تین زحاف واقع ہوتے ہیں۔ پہلے حذف سے فاعلن رہا پھر اسپر خبن لائے یعنے فاعلن کے الف کو گرا دو فعلن باقی رہا اسپر

تسکین لاؤ تسکین کا قاعدہ یہ ہی کہ جہان تین حرف برابر متحرک جمع ہوں تو درمیان والے حرف متحرک کو ساکن کر دیتا ہی چونکہ تین حرف متحرک تھے لہذا بیچ کے حرف عین کو ساکن کر دیا اسلیے اسکو محذوف مخبون مسکن سمجھنا چاہیے - لیکن قاعدہ قدما یہ ہے کہ جہاں کسی دوسرے زحاف سے کام چل سکتا ہو وہاں تسکین کا قاعدہ جاری نہ کرنا چاہیے - دوسری بات یہ ہی صورت اول میں ایک رکن پہ دو زحاف آتے ہیں اور صورت ثانی میں تین زحاف آتے ہیں تو زحاف کا کم آنا بہتر ہوتا ہی اسلیے ہم اسکو رمل مثمن مخبون مقطوع کہینگے -

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بھر رہا ہے نفس سرد مرا دل شاید	ٹھنڈی ٹھنڈی ترے کوچے سے ہوا آتی ہے

بر رہا ہی فاعلاتن نفسے سر فعلاتن د مرا دل فعلاتن شاید فعلن ٹن ڈ ٹن ڈ ی
فاعلاتن ترِ کوچے فعلاتن سہوا آ فعلاتن تی ہے فعلن -

بحر رمل مخبون مقصور مشعث - اسمیں پہلا رکن سالم آتا دوسرا یعنے حشو مخبون فعلاتن آتا ہے - چوتھا آٹھواں یعنے عروض وضرب مقصور مشعث آتا ہی پہلے سالم رکن فاعلاتن کو اسکے حرف آخر نون کو گرا کر ت کو ساکن کر دو تو مقصور فاعلات ہو جائیگا پھر تشعیث کرو - تشعیث خبن اور تسکین کا عمل کیلا کرتا ہی یعنے خبن و تسکین دونوں [illegible] زحاف تشعیث میں آتے ہیں - اُسکا اصول یہ ہی کہ جب درمیان [illegible] میں وتد مجموع واقع ہو تو اُسپر اپنا عمل کرتا ہی - پہلے [illegible] اول کے حرف دوم کو گرا دیتا ہے جیسا خبن کا قاعدہ ہی تو فاعلات مقصور [illegible] الف [illegible] گرا دیا فعلات رہا پھر تین برابر حرکتوں میں سے بیچ کی حرکت کو ساکن کر دیتا ہے مثل تسکین کے فعلات رہ جاتا ہی - جو لوگ اسپر عمل خبن و تسکین اور قصر [illegible] کرکے اُسے مخبون مقصور مسکن کہتے ہیں یعنے پہلے فاعلاتن کو مخبون فعلاتن بنا [illegible] ہیں

پھر تصرف کرکے فعلات کرتے ہیں یا پھر تسکین یعنے عین کو ساکن کرکے فعلات ۰ ء غلطی پر ہیں۔

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات
دو دسوں ہیں فقط گور غریباں آباد	تم ہمیشہ رہو لے حسرت وارماں آباد

دو رہو سے فاعلاتن ہیں فقط گو فعلاتن رغری با فعلاتن اا باد فعلات تم ہمے شا
تا علاتن رہ کُ لے حس فعلاتن رَت ارما فعلاتن اا باد فعلات۔

قاعدہ :- بحر رمل مثمن مخبون محذوف اور رمل مثمن مخبون مقصور اور رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع اور رمل مثمن مخبون مقصور مشعث کا ایک غزل یا نظم میں شعرا سے اردو نے جمع کرنا جائز رکھا ہے اور کبھی صدر و ابتدا میں بھی خبن لاتے ہیں یعنے رکن اول و پنجم کو بجاے فاعلاتن کے فعلاتن کر دیتے ہیں اور ان سب کو ایک غزل یا ایک نظم میں جمع کر جاتے ہیں امثال ذیل کو دیکھو۔

وحشت دل یہ بڑھی چھوڑ دیے گھر سب نے	تم ہوے خانہ نشیں ہوگئیں گلیاں آباد
خون ناحق کا عوض آخر ہوا کس حسن سے	نام سے تو ید کے باندھے گئے بازوی دوست
ناموافق ہی بہت کوچہ جاناں کی ہوا	گل خنداں میں گیا نکہت برباد آیا
دوست کب دوست کا ہوتا ہی خجل احمق	ہو گئے یا نوں تو ہاتھوں سے جگا یا نہ گیا

بحر رمل مثمن مشکول یہ صرف ایسے رکن پر آتا ہی جسکے اول و آخر سبب خفیف ہو تو دونوں سببوں کے حرف اخیرین کو گرا دیتا ہی یا یہ کہو کہ خبن اور کف دونوں کا عمل اسمیں ہوتا ہی کیونکہ شکل انھیں دونوں زحاف کو ملا کر بنا یا گیا ہے یہ زحاف ... اور حشو ثانی میں آتا ہے۔

فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن	فعلاتن فعلات فاعلاتن
یہ نہ تھا تو کاش دل پر مجھے اختیار ہوتا	... یا تو یارب و ستم شعار ہوتا

مرے ... م فعلات یا تیارب فاعلاتن دس تم ش فعلات عسا رہوتا

فاعلاتن نیّات فاعلاتن کا نشہ دل پر فاعلاتن مچ رہا [illegible] ہوتا فاعلاتن ہے۔

قاعدہ: سبب خفیف کو وتد مجموع بنا سکتے ہیں۔ اُس کی ترکیب یہ ہے کہ تم ایک سبب خفیف لے کر اُس کے آگے ایک حرف کا اضافہ کر دو جیسے لگا دو جیسے عشق سے دل اور الف کو تلفظ میں ادا کرو تو تجھے دل فعولن کے وزن پہ چڑھا دیتا یا کوئی الف وصل اس کے بعد لاؤ۔ اور اُس کو تلفظ میں ادا کرو۔ جیسے تم اپنا یہ بھی تب تا فعولن کے وزن پر آجائے گا کبھی الف مد سے آتے ہیں اور چونکہ الف مد دو الف کے برابر ہوتا ہے تو ایک الف کو گرا کر سبب خفیف کے دوسرے حرف کو متحرک کر دیتے ہیں جیسے تم آئے ہو۔ اسکو تم اسے ہو مفاعیلن کے وزن پر نظم کر سکتے ہو۔ کیونکہ سبب خفیف میں صلاحیت وتد مجموع بننے کی بدرجہ اتم ہے سُن سبب خفیف صیغۂ امر ہے اُسکی ماضی بنا سُنا وتد مجموع بن گیا۔ اسیطرح چل سے چلا چلو وتد مجموع ہو جاتے ہیں اور جو ایسے الفاظ ہیں جو نہ سبب خفیف ہیں نہ سبب ثقیل ہیں نہ وتد مجموع ہیں نہ وتد مفروق ہیں بلکہ ایک تیسری شکل میں ہیں یعنی ان کا حرف اول متحرک ہے اور حرف ثانی حرف ثالث ساکن ہیں جیسے تخت تخت صبر جبر ان کے تیسرے حرف کو تقطیع میں زبردستی متحرک کر کے پہلے ٹکڑے کو سبب خفیف بنا لیتے ہیں جیسے تخت میرا اس کی تقطیع یوں ہوگی تخ تے مے را فاعلاتن صبر تیرا۔ جب رتے را فاعلاتن اور ایسی زبردستی عروضیوں نے جائز کر لی ہے۔

رمل مسدس محذوف۔ مسدس اسواسطے کہا کہ ایک شعر میں چھ رکن آتے ہیں اُسکی سالم بحر میں اردو شعر دیکھنے میں نہیں آئے اسلیے اسکا بیان نہیں کیا حذف کے ساتھ لوگوں نے نظم کیا ہے حذف کا وہی قاعدہ ہے جو اُن میں لکھا گیا یعنی وہ آخری سبب خفیف کو گرا کر فاعلا کو فاعلن بنا دیتا ہے۔

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

چاک داماں قیامت کیجیے   امتحانِ دست وحشت کیجیے

چاکدا ما فاعلاتن سنے قیامت فاعلاتن کی جیے فاعلن امتحا سے فاعلاتن دس تو حشت فاعلاتن کی جیے فاعلن۔

بحر رمل مسدس مقصور۔ قصر رکن آخر سبب خفیف آخر کے نون کو گراکر ت کو ساکن کر دیتا ہے۔

فاعلاتن فاعلاتن فاعلات   فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

اُٹھ گیا پہلو سے کوئی جانِ عیش   دور اب ہم سے ہوا سامانِ عیش

اُٹھ گیا پہ فاعلاتن لو سے کوئی فاعلاتن جانعیش فاعلات دور اب ہم فاعلاتن سے ہوا سا فاعلاتن مانعیش فاعلات۔ رمل مسدس محذوف اور رمل مسدس مقصور دونوں ایک میں نظم کر سکتے ہیں۔

بحر رمل مسدس مخبون محذوف۔ اسکا پہلا رکن سالم رہتا ہے دوسرا رکن مخبون یعنے فعلاتن رہتا ہے۔ تیسرا رکن پہلے مخبون ہوا یعنے فعلاتن ہوا پھر محذوف ہوا یعنے رکن آخر میں جو سبب خفیف تھا نکال ڈالا گیا فعلا رہا اُسکو فعلن بکسر عین سے بدل دیا۔

فاعلاتن فعلاتن فعلن   فاعلاتن فعلاتن فعلن

باندھی ہے اُس کی محبت میں کمر   اک زمانے نے عداوت کیلیے

بادھی ہے اس فاعلاتن کمحبت فعلاتن ملکمر فعلن اک زمانے فاعلاتن نعداوت فعلاتن ک لیئے فعلن۔

رمل مسدس مخبون و مقصور۔ اسمیں بھی پہلا رکن سالم رہتا ہی دوسرا رکن مخبون یعنے فعلاتن رہتا ہی تیسرا رکن مخبون اور مقصور یعنے فعلات بکسرہ عین رہجاتا ہی

فاعلاتن فعلاتن فعلات ‌‌‌ فاعلاتن فعلاتن فعلات

اب کسی بات کا بیجا ہے خیال ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ وصل کی کوئی تو تدبیر نکال

اب کسی با فاعلاتن تکا بے جا فعلاتن ہخیال فعلات وص لکی کو فاعلاتن ئیت تدبی فعلاتن رنکال فعلات۔

بحر رمل مسدس مخبون محذوف مقطوع۔ پہلا رکن سالم دوسرا رکن مخبون فعلاتن تیسرا رکن محذوف مقطوع حذف کے بعد فاعلن ہوگیا۔ اور قطع سے نون گر گیا لام ساکن ہوگیا۔ فاعل باقی رہا اسکو فعلن سے بدلدیا۔

فاعلاتن فعلاتن فعلن ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ فاعلاتن فعلاتن فعلن

یاد ان کی شب فرقت ہوگی ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ سب فراموش محبت ہوگی

یاد ان کی فاعلاتن شب فرقت فعلاتن ہوگی فعلن سب فرامو فاعلاتن شم حب بت فعلاتن ہوگی فعلن۔

رمل مسدس مخبون مقصور مشعث۔ پہلا رکن سالم فاعلاتن دوسرا رکن مخبون فعلاتن تیسرا رکن پہلے مقصور بنا دو یعنے سبب خفیف کا حرف آخر گرا کر ماقبل کو ساکن کردو فاعلات باقی رہا اسکو بقاعدہ تشعیث مشعث بنا دو یعنے پہلے سبب کا آخر حرف الف گرا دو فعلات باقی رہا۔ اب تین حرکتین برابر ہیں انمیں بیچ کی حرکت کو ساکن کردو فعلات بسکون عین باقی رہیگا۔

فاعلاتن فعلاتن فعلات ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ فاعلاتن فعلاتن فعلات

کیوں جلاتا ہے مجھے اے صیاد ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ کیوں ستاتا ہے مجھے اے صیاد

کو جلاتا فاعلاتن ہم مجے اے فعلاتن صے یاد فعلات کو ستاتا فاعلاتن ہم مجے اے فعلاتن صے یاد فعلات۔

٭٭٭٭٭٭

بحر متقارب

بحر متقارب مثمن سالم۔ اسکے رکن پنج حرفی ہیں پہلا وتد مجموع دوسرا سبب خفیف فعولن اسمیں کوئی کمی بیشی نہیں ہے۔

فعولن فعولن فعولن فعولن   فعولن فعولن فعولن فعولن

ہنسا جب ہوا ماہ کامل ہمارا   تڑپتا رہا دیر تک دل ہمارا

ہنا جب فعولن ہوا ما فعولن ہکامل فعولن ہمارا فعولن تڑپ تا فعولن رہا دے فعولن رتک دل فعولن ہمارا فعولن۔

بحر متقارب مثمن مقصور۔ اسمیں تین تین رکن سالم آتے ہیں اور عروض وضرب یعنی چوتھا اور آٹھواں رکن مقصور آتا ہے قصر کا یہی قاعدہ ہے کہ جب سبب خفیف آخر میں ہوتا ہے تو اسکے حرف آخر کو گرا کر ماقبل کو ساکن کر دیتے ہیں فعولن میں لن کے نون کو گرا کر لام کو ساکن کر دیا فعول باقی رہا۔

فعولن فعولن فعولن فعول   فعولن فعولن فعولن فعول

اسے فضل کرتے نہیں لگتی بار   نہ ہو اس سے مایوس امیدوار

اُسے فض فعولن لکرتے فعولن نہی لگ فعولن تی بار فعول نہ ہو اس فعولن سمایو فعولن س اُم می فعولن دوار فعول۔

بحر متقارب مثمن محذوف۔ اسمیں تین رکن سالم آتے ہیں اور چوتھا رکن محذوف آتا ہے حذف سبب خفیف آخر کو گرا دینا ہے فعو باقی رہتا ہے اسکو فعل بضم عین سے بدلتے ہیں۔

فعولن فعولن فعولن فعل   فعولن فعولن فعولن فعل

مرے درد کی خود دوا ہو گئی   کہ رخصت امید شفا ہو گئی۔

مرے در فعولن دکی خد فعولن دوا ہو فعولن گئی فعل کر رخ صحت فعولن اسے دے فعولن شفا ہو فعولن گئی فعل۔

بحر متقارب اثرم۔ یہ زحاف صدر اور ابتدا اور حشو دوم میں آتا ہی جس بحر میں زحاف ثرم واقع ہوتا ہی اسکو اثرم کہتے ہیں اسکا قاعدہ یہ ہی کہ جس رکن میں پہلے ایک وتد مجموع اور دوسرا سبب خفیف ہو جیسے فعولن میں ہی تو سبب خفیف کے آخر حرف نون کو نکال ڈالو فعول باقی رہا اب وتد مجموع کے حرف اول کو گرا دو عول باقی رہا اسکے بعد عول کو فعل سے بدلدو

فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن

قتل ہوا ہی لال علی کا تازہ ستم ہی ظلم نیا ہے

قتل ہوا ہے فعل فعولن لال علی کا فعل فعولن تازہ ستم ہے فعل فعولن ظلم نیا ہے فعل فعولن۔

اردو کے شعرا اسے چار خانے کی بحر کہتے ہیں اور اسکے دو رکن ملا کر تقطیع کرتے ہیں اور اکثر اس بحر کو المضاعف یعنے ایک شعر میں سولہ رکن لاتے ہیں۔

بحر متقارب اثلم۔ ثلم کی تعریف یہ ہی کہ وہ رکن کے وتد مجموع کے پہلے حرف کو گرا دیتا ہی فعولن میں فعو وتد مجموع ہی اسکے پہلے حرف کو گرا دیا تو عو باقی رہا سبب ملا کر عولن رہا۔ اسکو فعلن بسکون عین سے بدلدیا۔ ہر مصرع میں پہلا اور تیسرا رکن اثلم آتا ہی باقی سالم۔

فعلن فعولن فعلن فعولن فعلن فعولن فعلن فعولن

غم کم نہیں ہی دل کو ہمارے صورت کسی کی دلمیں نہاں ہی

غم کم فعلن نہیں ہے فعولن دل کو فعلن ہمارے فعولن صورت فعلن کسی کی فعولن دل مے فعلن نہاں ہے فعولن۔

بحر متقارب مقبوض اثلم۔ مضاعف قبض کا دستور یہ ہے کہ رکن کے آخر میں اگر سبب خفیف ہوتا ہے تو اُس کے آخری حرف کو گرا دیتا ہے۔ فعولن میں زحاف کا اخری حرف سبب خفیف نون ہے اُسکو گرا دیا فعول باقی رہا اور اثلم فعولن کے اول حرف کو گرا کر فعلن بسکون عین کر دیتا ہے۔ ہر مصرع میں پہلا رکن مقبوض دوسرا اثلم آتا ہے۔ پورے شعر میں سولہ رکن آتے ہیں۔

فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن — فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن

نہ دور ہو رنج و غم ہمارا نہ زخم دل ہو یہ ہم ہمارا — نہ سوز سینہ ہو کم ہمارا خفا ہی جبتک صنم ہمارا

اس کی تقطیع دو دو رکن ملا کر کیجاتی ہے۔

ندور ہو رن فعول فعلن جوغم ہمارا فعول فعلن نہ زخم دل ہو فعول فعلن یہ ہم ہمارا فعول فعلن۔ نسوز سینہ فعول فعلن ہوکم ہمارا فعول فعلن خفا ہی جب تک فعول فعلن صنم ہمارا فعول فعلن۔

بحر متدارک مثمن سالم

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن — فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

مٹ گئے عشق میں امتحاں ہو چکا — بس ستم ہو چکے اے آسماں ہو چکا

مٹ گئے فاعلن عش ق میں فاعلن ام تحا فاعلن ہو چکا فاعلن بس ستم فاعلن ہو چ کے فاعلن اے آسما فاعلن ہو چکا فاعلن۔

بحر متدارک مثمن مخبون۔ خبن کہتے ہیں رکن کے سبب خفیف کے حرف دوم کے گرانے کو لیکن جب سبب خفیف رکن کے اول میں ہو فاعلن میں سبب خفیف اول ہے۔ اُسکے الف کو گرا دیا فعلن ہو گیا۔

فعلن فعلن فعلن فعلن — فعلن فعلن فعلن فعلن

مرے درد جگر کی دوا ہی نہیں — اس الم کو جہاں میں شفا ہی نہیں

مردر فعلن دجگر فعلن کدرا فعلن ہنہی فعلن اس لم فعلن کہا فعلن مشفا فعلن ہنہی فعلن۔

بحر متدارک مخبون مسکن جب تسکین زحاف واقع ہوتا ہی تو اس بحر کو مسکن کہتے ہیں۔ تسکین کا دستور یہ ہی کہ جب تین حرکتیں برابر آتی ہیں تو بیچ والی حرکت کو ساکن کر دیتا ہی۔ چونکہ فاعلن کو مخبون کرنے کے بعد فعلن میں برابر تین حرکتیں تھیں اسلیے اُسنے عین کو ساکن کردیا فعلن ہوگیا۔ صرف ایک زحاف قطع کے لانیسے فاعلن فعلن بن سکتا تھا۔ لیکن اسلیے کہ متدارک کے عروض وضرب یعنے آخر مصرع کے سوا عروضیوں کے قاعدے قطع لانا ناجائز ہی۔ اسلیے اُسمیں خبن اور تسکین دو زحاف لائے گئے اسمیں تشعیث نہیں کر سکتے اسلیے کہ تشعیث صرف فاعلاتن میں آتی ہی۔

فعلن فعلن فعلن فعلن　　　فعلن فعلن فعلن فعلن

وہ آفت کا پرکالا ہی　　　سو حکمت فطرت والا ہی

وہ ا فعلن فت کا فعلن پرکا فعلن لا ہے فعلن سو حک فعلن مت فط فعلن رت وا فعلن لا ہے فعلن۔

قاعدہ: — یہ بحر المضاعف یعنے سولہ رکن کی بھی آتی ہے اور اختیار ہی کہ ایک رکن مخبون اور چند رکن مخبون مسکن لائیں۔

بحر متدارک مثمن اخذ۔ جس رکن میں زحاف حذذ آتا ہی اُسکو اخذ کہتے ہیں یہ زحاف صرف عروض وضرب یعنے آخر مصرع میں آتا ہی جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو اُسکو پورا گرادیتا ہی چونکہ فاعلن کے آخر میں وتد مجموع ہی اُسکو بھی گرا دیا صرف فا باقی رہ گیا اُسکو فع سے بدلدیا۔

فاعلن فاعلن فاعلن فع　　　فاعلن فاعلن فاعلن فع

ما یہ قاسم کی رو کر پکاری　　　مہندی آتی ہے قاسم تمھاری

مایتا فاعلن سم کرو فاعلن کر بچا فاعلن ری فع مہ دا ا فاعلن تی ہتا فاعلن سم تما فاعلن ری فع۔

قاعدہ:- اس تقطیع میں یہ بات بھی معلوم ہو گی کہ جب حرف مخلوط نون غنہ کے ساتھ آتا ہی جب بھی انہیں سے ایک حرف تقطیع میں لیا جاتا ہی - مہندی میں نون ہی مخلوط یعنے نون تو غنہ ہی وہ تقطیع میں کسیطرح نہیں آسکتا اور ہ مخلوط ہی مگر اپنی آواز دیتا ہی اسلیے لیا گیا۔ یہ بحر بھی المضاعف آتی ہی یعنے ایک شعر میں سولہ رکن۔

آؤ تم کو میں دولھا بناؤں دل کے ارمان اپنے نکالوں
آئی گلشن میں باد بہاری مہندی آتی ہی تا سم تمہاری

بحر کامل

بحر کامل مثمن سالم

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن　　متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

جو نسیم صبح لپٹ گئی کسی گل کے دامن پاک سے
تو شعاع مہرنے اک چھڑی جڑی اُسکو آکے سٹاک سے

جو نسی مصُب متفاعلن لپٹ گئی متفاعلن کسِ گل کِ دا متفاعلن منپاک سے متفاعلن تشعاع مہ متفاعلن رن اک چھڑی متفاعلن جڑ اس ک آ متفاعلن کسٹاک سے متفاعلن۔

بحر رجز

بحر رجز مثمن سالم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن　　مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

جب مشک بھر کر نہر سے عباس غازی گھر چلے — اک جام کوثر بھر لیا اور خلد سے حیدر چلے

جب مش کبھر مستفعلن کر نہر سے مستفعلن عب با سغا مستفعلن زی گھر چلے مستفعلن۔

اک جا مکو مستفعلن ثر بر لیا مستفعلن ار خل دسے مستفعلن ہے در چلے مستفعلن۔

رجز مثمن مطوی مخبون۔ جس رکن میں زحاف طے آتا ہی اُسکو مطوی کہتے ہین اسکا قاعدہ یہ ہی کہ جس رکن مین دو سبب خفیف برابر ہوتے ہیں تو دوسرے سبب خفیف کے ساکن حرف کو گرادیتا ہی۔ مستفعلن میں دو سبب خفیف تھے دوسرے سبب کا ساکن حرف ف تھا اُسکو نکال ڈالا مستعلن باقی رہا اُسکو مفتعلن سے بدلدیا اور خبن کہتے ہیں رکن کے پہلے سبب کے حرف ساکن کے گرانے کو جب سین کو نکال ڈالا تو متفعلن باقی رہا اسکو مفاعلن سے بدلدیا۔

پہلا رکن مطوی دوسرا رکن مخبون رکھو۔

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن — مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن

ظلم کیا بُرا کیا رحم کیا تو کیا ہوا — تم نے جو زہر بھی دیا میرے لیے دوا ہوا

ظل مکیا مفتعلن براکیا مفاعلن رح مکیا مفتعلن تکا ہوا مفاعلن تم نجزہ مفتعلن ربی دیا مفاعلن مے رلیئے مفتعلن دوا ہوا مفاعلن۔

اسمیں ظلم اور رحم کا میم جو ساکن تھا تقطیع کی ضرورت سے متحرک ہوگیا۔ اور یہ جائز ہی اور تو کیا تکا ہوگیا یعنے پانچ حرف کے تین حرف رہ گئے۔

بحر وافر

بحر وافر مثمن سالم

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن — مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

یہ بحر عرب کیلیے مخصوص ہی فارسی والوں نے بھی کم غزل کہی ہے اردو میں کوئی غزل نظر نہیں آئی

اب یہانسے مرکب بحرونکا بیان کیا جاتا ہی جو دو رکنونکو ملاکر بنائی گئی ہیں -

بحر مجتث

بحر مجتث مثمن سالم مستفعلن فاعلاتن ایکشعر میں چار بار - یہ بحر اُردو میں سالم نہیں آتی - بحر مجتث مثمن مخبون محذوف خبن سبب خفیف اول کے ساکن حرف کے گرانے کو کہتے ہیں مستفعلن سی سین نکلگیا متفعلن باقی رہا اسکو مفاعلن سی بدل دیا دوسرا رکن فاعلاتن تھا اسمیں بھی پہلے سبب خفیف فا ہی الف کو گرادیا فعلاتن باقی رہا - تیسرا رکن مستفعلن ہی وہ بھی خبن کے قاعدی سے مفاعلن ہوگیا - چوتھا رکن فاعلاتن ہے اسکو حذف کے قاعدے سی محذوف بناؤ یعنے آخر کے سبب خفیف کو گرادو فاعلا باقی رہا - خبن کے قاعدے سے الف بھی گرادو فعلا باقی رہا اسکو فعلن بحر عین سے بدل دو -

مفاعلن فعلاتن مفا علن فعلن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

عین کو زبر ہے -

نہیں تمیز جنہیں انسانکو بشر کیطرح وہ آدمی کے ہی جامے ہیں جانور کیطرح

نہی تمی مفاعلن ز جنسا فعلاتن نکو بشر مفاعلن کطرح فعلن وہ آ دمی

مفاعلن کہجامے فعلاتن ہجانور مفاعلن کطرح فعلن -

اس تقطیع میں سبب خفیف کا آخری حرف متحرک ہوگیا یعنے جنانسا میں الف تقطیع سے گر گیا جسکا سین متحرک ہوکر نون سے ملگیا - یہ اختیار الف گرنے کے بعد اکثر ہو جاتا ہی -

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف مقطوع - خبن تین رکنو نمیں آتا ہی یعنے مفاعلن فعلاتن مفاعلن چوتھا رکن جو فاعلاتن اسمیں پہلے حذف لاؤ آخر کا سبب خفیف

گرا دو فاعلا باقی رہا پھر قطع کر دو یعنے وتد مجموع کے حرف آخر کو گرا کر ما قبل کو ساکن کر دو فاعل باقی رہا اسکو فعلن بسکون عین سے بدل دو۔

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

ملے یہ بس تاسف کہ ہم فقیر دل کے — خطوط مٹ گئے سب ہاتھ کی لکیروں کے

ملے یہ بس مفاعلن تت اس سف فعلاتن کہم فقی مفاعلن روسکے فعلن خطوط مٹ مفاعلن گئے سب ہا فعلاتن تکی لکی مفاعلن روکے فعلن۔

بعض عروضی مجنون محذوف مسکن کہتے ہیں انکا قول ہے فاعلاتن پر پہلے حذف لاؤ فاعلا باقی رہا۔ پھر خبن لاؤ فعلا باقی رہا۔ پھر تسکین لاؤ۔ یعنے تسکین کا یہ قاعدہ ہے کہ برابر تین حرکتیں باقی ہوں تو حرکت ثانی کو سکون دیتی ہے بس فعلن سے فعلن ہو گیا۔ بعض عروضی کہتے ہیں اسے مجنون محذوف مسکن نہ کہو بلکہ ابتر کہو کیونکہ ابتر زحاف محذوف اور مسکن دونوں کا عمل تنہا کرتا ہے۔ مگر فیصلہ یہ ہے کہ مجنون محذوف مقطوع کہیں۔

بحر مضارع

بحر مضارع سالم۔ مفاعی لن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن دو بار لیکن اردو میں سالم بحر میں کوئی غزل نہیں ملی۔ بحر مضارع مثمن اخرب یہ زحاف خاصکر رکن مفاعی لن میں آسکتا ہے۔ کیونکہ اسکا قاعدہ ہے کہ جس رکن کے اول وتد مجموع اور آخر میں سبب خفیف ساتواں حرف ہو اسپر آتا ہے۔ اس لیئے کہ سوا مفاعی لن کے کوئی رکن ایسا نہیں ہے۔

مفاعی لن سے اول و آخر حرف کو نکال ڈالو فاعیل باقی رہا اس کو مفعول سے بدل دو باقی دوسرے رکن کو سالم لاؤ۔

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن — مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن

کیا دوں نشان قاتل ہونا تمہاں یہاں تک — پھرتا ہی نام دلیں آتا نہیں زباں تک

کا دوں مفعول شانقاتل فاعلاتن ہونات مفعول واںیاتک فاعلاتن پھرتا ہ مفعول نامدل سے فاعلاتن آتان مفعول ہی زباتک فاعلاتن۔

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف۔ پہلا رکن خرب آتا ہی کف، حرفی رکن میں آتا ہی جسکے آخر میں سبب خفیف ہو۔ آخر والے حرف کو گرا دیتا ہی فاعلاتن کا نون گرا دیا فاعلات رہا تیسرا رکن مفاعیلن ہی اُس پر بھی کف لاؤ تو مفاعیل باقی رہا۔ چوتھا رکن فاعلاتن ہے۔ اُس پر حذف لاؤ یعنے سبب خفیف آخر کو گرا دو فاعلا باقی رہا فاعلن سے بدل دو۔

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن — مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

ہے ظلم اس کو یار کیا ہمنے کیا کیا — کیا جبر اختیار کیا ہم نے کیا کیا

ہے ظلم مفعول اسکیا ر فاعلات کیا ہمن مفاعیل کا کیا فاعلن کا جبر مفعول اختیار فاعلات کیا ہمن مفاعیل کا کیا فاعلن۔ اسمیں ظلم اور جبر و اختیار کے آخر حرف ساکن ہیں۔ مگر عروضیوں کا قاعدہ یہ ہی کہ ایسے حرفوں کو متحرک بنا لیتے ہیں۔

بحر منسرح

بحر منسرح سالم مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار۔ سالم بحر میں تو اردو کی کوئی نظم نہیں آتی مگر زحاف کے ساتھ دو ایک بحروں میں کہا ہے بحر منسرح مثمن مطوی مکشوف۔ زحاف کا دستور یہ ہی کہ جب رکن کے اول میں دو سبب خفیف برابر ہوں تو دوسرے سبب خفیف کے حرف آخر کو گرا دیتا ہی

مستفعلن کے سبب کا حرف آخر فِ ہے وہ نکل گیا مستعلن باقی رہا اس لیے مفتعلن بنالیا دوسرا رکن مفعولات ہے اس کو مطوی بناؤ تو واؤ نکل جائے گا مفعلات اب اس پر کشف زحاف لاؤ یعنے وتد مفروق کے آخری حرف ت کو گرا دو تو مفعلا باقی رہا اُسکو فاعلن سے بدل دو کیونکہ کشف کا یہی کام ہے کہ وتد مفروق کے آخر حرف کو گرا دیتا ہے۔

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن

میں نے اُسے دل دیا اُسنے مجھے غم دیا پھر یہ شکایت رہی لیکے سوا کم دیا

مین اسے مفتعلن دل دیا فاعلن اُسنِ مجے مفتعلن غم دیا فاعلن پھر یہ شکا مفتعلن یت رہی فاعلن لیکے سوا مفتعلن کم دیا فاعلن۔

بحر خفیف

بحرِ خفیف مسدس فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن دو بار یہ بحر بھی اردو میں سالم نہیں آتی ہے یہ بحر ہمیشہ مسدس آتی ہے بحر خفیف مسدس مخبون محذوف پہلے رکن میں کوئی زحاف نہیں آتا یعنے فاعلاتن پورا آتا ہے دوسرے رکن میں خبن آتا ہے سبب خفیف اول کے دوسرے حرف کو گرا دیتا ہے متفعلن باقی رہتا ہے اسکو مفاعلن سے بدل دیتے ہیں تیسرا رکن فاعلاتن ہے اسپر حذف آتا ہے آخر کے سبب خفیف کو گرا دیتا ہے فاعلا باقی رہتا ہے اسپر خبن بھی آتا ہے یعنے فاعلا میں سے سبب خفیف اول کا دوسرا حرف الف گر جاتا ہے فعلا رہجاتا ہے اسکو فعلن بکسر عین سے بدل دیتے ہیں

فاعلاتن مفاعلن فعلن فاعلاتن مفاعلن فعلن

جو کیا کارنا صواب کیا نام توبہ کا بھی خراب کیا

جو کیا کا فاعلاتن ناصوا مفاعلن بکیا فعلن نام توبہ فاعلاتن کبھی خرا مفاعلن

بحر سریع

بحر سریع مسدس سالم مستفعلن مفعولات اُردو میں سالم نہیں آتی نہ اسکی کوئی مثال ملی - بحر سریع مسدس مطوی مکشوف مفتعلن مفتعلن فاعلن مطوی کا کام یہ ہی کہ مستفعلن کے ف کو گرا کر مفتعلن سے بدل دیتا ہے دونوں رکنوں کو مطوی بنا لو مفعولات کو بھی مطوی کرو واو گرا دو مفعلات رہا اب کشف کے قاعدے سے ت کو گرا دو مفعلا رہا اُسکو فاعلن سے بدل دو -

مفتعلن مفتعلن فاعلن	مفتعلن مفتعلن فاعلن
دل نہ مرا لیکے دغا کیجیے	بہر خدا اب تو وفا کیجیے

دل نہ مرا مفتعلن لیک دغا مفتعلن کی جیے فاعلن بہر خدا مفتعلن اب تو وفا مفتعلن کی جیے فاعلن -

قاعدہ بحر خفیف اور بحر سریع ہمیشہ مسدس آتی ہیں مثمن نہیں آتی ہیں -

بحر طویل[۱] بحر بسیط[۲] بحر مدید[۳] بحر مقتضب[۴] بحر جدید[۵] بحر قریب[۶] بحر مشاکل[۷] بحر وافر[۸] ابتک اردو میں سالم اور غیر سالم دیکھنے میں نہیں آئیں اور زحاف تسبیغ اور ذلل اور ایسے زحاف جنکے اضافے سے بقاعدہ عروضیاں ایک الف زیادہ ہو کر آخر میں نون غنہ آتا ہی یہ قاعدہ اردو زبان کے لحاظ سے غلط تھا اسلیے اُسکا بیان غیر ضروری سمجھکر نہیں لکھا اول تو اردو میں ایسی غزلیں کم ہیں جنکے آخر میں ایسا زحاف آتا ہی - دوسری یہ کہ جبتک کوئی حرف اصلی ساکن آخر میں نہ آے ایسے زحاف کو نون غنہ کے ساتھ وزن کرنا غلط ہی نون غنہ کوئی وزن نہیں رکھتا جسکا وزن نہیں ہی اُسکو تقطیع میں شامل کرنا غلط ہی - بس جہاں کہیں نون اعلان ساکن یا کوئی دوسرا حرف جو تلفظ میں آتا ہوا وہ اُس سے تسبیغ

یا ذلل پیدا ہوتی ہو تو اس کی تقطیع کر سکتے ہیں۔

قاعدہ بحر متدارک کی بعض مزاحف بحریں ایسی ہیں جو متقارب مزاحف سے بھی بن سکتی ہیں لیکن اول تو استخراج متقدمین کی پیروی کیجاتی ہو دوسری بات یہ ہی کہ بحر کو اسی بحر میں رکھنا چاہیے جسمیں کم زحاف آئیں۔ اور آسانی سے بحر تغیر قبول کرے یعنے ایک بحر میں زحاف مرکب آتا ہو یا کئی زحاف آتے ہوں اور وہی وزن بن سکتا ہو جو دوسری بحر میں زحاف مفرد یا ایک زحاف لانے سے تو اس دوسری بحر میں تقطیع کرنا چاہیے۔

قاعدہ:۔ تقطیع کرنے کا اچھا قاعدہ یہ ہی کہ پہلے اردو کی مستعمل چند بحریں مع زحاف عام کے یاد کر لو اور اس سے ایک رکن نکالو۔ اسیطرح چاروں رکن نکالکر بحر کا نام اور زحاف بتاو رکن کے خلاف تقطیع کرنا ناجائز ہی جیسے مفاعی لن کے بدلے فعولن فا سے بھی تقطیع کر سکتے ہو لیکن فعولن فا کوئی رکن سالم اور مزاحف نہیں ہے۔ اس لیے بحر کا رکن نہیں بن سکتا۔ جیسے شعر

یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

بحر رمل مثمن مشکول فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن۔ میں ہے اگر اسکا وزن متفاعلن فعولن سے کرو۔ اسطرح یمسائلے متفاعلن تصوف فعولن یہ تیرا بیا متفاعلن نغالب فعولن تجھم ولی متفاعلن سمجھتے فعولن جنبادخا متفاعلن رہوتا فعولن۔

لیکن ہم اسکو صحیح نہیں کہہ سکتے کہ یہ وزن کسی بحر صحیح کا نہیں بنایا گیا اسلیے یہ غلط ہی اور فعلات فاعلاتن ایک مقررہ بحر ہی اسلیے صحیح ہی۔

نون کا بیان

نظم اردو میں شعرا نے نون کے استعمال میں بہت سے قاعدے جاری کیے ہیں جنکا سمجھنا عام شعرا کے لیے ضروری ہے ۔

اول نون اعلان جیسے گلشن دِن کِن کُفن مَن بَن یہ وہ نون ہیں جو کبھی غنہ نہیں آسکتے اور اُسکے ماقبل کوئی حرف علت نہیں اور تقطیع میں لیا جاتا ہے اور زبان سے ادا ہوتا ہے ۔

دوسرا نون غنہ ہی جو ناک میں بولا جاتا ہی اور کبھی زبان پر نہیں آتا تقطیع میں اُسکا شمار جائز نہیں ہی ۔ جیسے میں ہیں ہاں یہاں وہاں وہیں کنواں ہوں آنسو رانڈ سانڈ سونڈ بوند موتک مانگ جانگ یا علامت واحد متکلم آؤں جاؤں یا علامت جمع متکلم آئیں جائیں یا علامت جمع مؤنث گھوڑیاں روٹیاں ساریاں یا علامت جمع مذکر مؤنث کی آنکھوں شہروں یہ نون جن لفظوں میں آتا ہے اُسکے ماقبل یا مابعد ایک حرف علت ہوتا ہی اُس کا شمار تقطیع میں نہیں کیا جاتا اور اُسکو بہ اعلان نظم کرنا منع ہے ۔

تیسرے وہ فارسی عربی الفاظ کا نون جو آخر لفظ میں حرف علت کے بعد آتا ہی اور ترکیب اضافی فارسی یا ترکیب عطف فارسی ہوتا ہی اُسکو بھی غنہ لکھنا چاہیے اور تقطیع میں نہ لینا چاہیے جیسے دل ناتواں دریاے جیحوں عرش و زمیں لیکن جب علت ہی واقع ہو اور اُسکے ماقبل فتح ہو تو اعلان جائز ہوگا جیسے شور و شین قبر حسین زیب و زین ۔

قاعدہ :- اور اگر الفاظ عربی بہ ترکیب اضافی عربی ہیں تو ان کا بہ اعلان نظم کرنا بہتر ہی ۔ جیسے عظیم الشان رفیع الشان فصیح البیان کیونکہ عربی میں نون غنہ

نہیں آتا۔

قاعدہ:۔ فارسی کے تمام الفاظ جنکے درمیان نون ہی اور اُسکے ماقبل اور مابعد کوئی حرف علت نہیں ہمیشہ نون اعلان سے مستعمل ہونگے جیسے سنگ رخند یدن کمند سوگند اور نون کے ماقبل الف وصل متحرک ہو اور وہ درمیان لفظ واقع ہوے ہیں اعلان سے مستعمل ہونگے۔ اندوہ انجام انجمن انجیل اندیشہ۔

فارسی کے وہ اسما یا عربی اسما جنکے آخر میں نون ہے اور اسکے ماقبل کوئی حرف علت ہی اور وہ بغیر ترکیب اضافی ہیں تو اُنپر اختیار کامل ہی چاہے نون غنہ سے نظم کریں یا نون اعلان سے لیکن اکثر شعرا کا قاعدہ یہ ہی کہ وہ ایسے نون کو بہ اعلان نظم کرنا ضروری سمجھتے ہیں ہمارے استاد کا حکم یہ ہی کہ ایسے الفاظ جو ہندی ہیں وہ ضرور بہ اعلان نظم کیے جائیں باقی پر اختیار ہے چاہے بہ اعلان نظم کریں یا غنہ آسمان جان خون دین زمین مرفون قانون بوقلمون قالین لیکن حروف فارسی اور جمع فارسی بہرحال بہ غنہ نظم کرینگے جیسے چناں چنیں خموشاں شاہاں درختاں۔

قاعدہ:۔ ایک نون درمیان لفظ میں آتا ہی اور اسکے بعد حرف بے ہوتا ہی اُسکا بھی نون غنہ ہی لیکن وہ نون میم سے بدلجاتا ہی اور تقطیع میں لیا جاتا ہی آنبہ طبع تنبا کو تنبول سنبھالنا۔

قاعدہ:۔ ایک نون غنہ مشدد ہوتا ہی جو درمیان لفظ میں آتا ہی اور اُسکے بعد ماقبل حرف علت نہیں ہوتا اور مابعد گاف فارسی ضرور ہوتا ہی وہ بھی تقطیع میں لیا جاتا ہی جیسے رنگ سنگ جنگ ڈھنگ۔

قاعدہ:۔ ایک نون مخلوط ہوتا ہی یہ خاص ہندی الفاظ میں آتا ہی اُسکا حکم

بجائے نون غنہ کے ہی اُسکا تقطیع میں شمار نہیں ہوتا جیسے مینھ منہ مہندی۔
قاعدہ:۔ ایک نون ہندی الفاظ کے درمیان میں آتا ہے اُسکے ماقبل کوئی حرف علت ہوتا ہی وہ بھی تقطیع میں نہیں لیا جاتا ہی جیسے اونچ پانچ لونڈی ریگنا اونٹ۔ ایک نون غنہ درمیان لفظ میں آتا ہی اُسکے ماقبل کوئی حرف علت نہیں ہوتا اور وہ خاص ہندی الفاظ میں آتا ہی اسکا تقطیع میں لینا جائز نہیں جیسے بندر پاکنکیا منھ۔

غزل کہنے کا قاعدہ

غزل کہتے وقت چند باتوں کا ضرور خیال رکھو پہلے اُسکے تمام قافیئے جمع کرو اُسکے بعد اُن میں مناسب قافیے چن لو جیسے خنجر دفتر کے قافیے میں بندر کا قافیہ غیر مستحسن ہے اور غزل کے خلاف ہے۔ اسی طرح بعض غیر مستعمل الفاظ جیسے خنصر چھنگلی کو کہتے ہیں اور یہ زبان اُردو میں کم مستعمل ہی اور غزل میں شعرا نے نظم نہیں کیا ہے ایسے قافیوں کو نہ لو نظم یا مثنوی یا قصائد میں جہاں یہ قافیے مناسب طور پر آئیں تو مضائقہ نہیں ہے اُس کے بعد دیکھو کہ استادوں نے اس ردیف و قافیے اور بحر میں غزل کہی ہی یا نہیں اگر کہی ہے تو اُنکے کلام پر نظر کرو اور جس قافیے کو انھوں نے اچھے پیمانے پر نظم کیا ہی ان کے مقابلے میں کوئی نئی بات نکالنی کی کوشش کرو یہ ممکن ہی کہ تم اُس قافیے کو اُن سے اچھا کہہ جاؤ اور ایسا اکثر ہو جاتا ہی۔ تقابل میں غزل کہنا تمھارے لیے زیادہ مفید ہوگا۔ شاعری میں ایک بات بہت مشکل ہے یعنے دائرہ ادبیہ سے قدم آگے نہ رکھنا چاہیے جو محاورہ جسطرح دہلی اور لکھنؤ میں استعمال کیا جاتا ہی اُسکو اُسیطرح نظم کرو کہ اگر

کوئی اسپر اعتراض کرے تو جواب میں سند دے سکو۔ اسی موقع پر استاد اور اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے دل بھر آنا غمگین ہونا کے معنے پر محاورہ ہی۔ اب کوئی جان بھر آنا غمگین ہونا کے معنے پر نظم کرے تو اُسکی زبان پایۂ اعتبار سے ساقط ہی۔ اصل بات یہ ہی کہ لوگ محاورہ نظم کرنے میں بہت ٹھوکریں کھاتے ہیں اور اس غلطی کی اصلاح سوا اس کے کہ کسی اہل زبان سے اصلاح لیں غیر ممکن ہی۔ آجکل کے شعرا زبان اور محاورات کا تحفظ نہیں کرتے۔ عمدہ خیال نظم کرنے والے بہت ہیں۔ مگر عمدہ زبان نظم کرنے والے کم ہیں تمھاری پہلی کوشش یہ ہونا چاہیے کہ عمدہ خیال عمدہ زبان میں نظم ہوں۔

نظم کرتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھو کہ جہانتک ممکن ہو لفظ سے حرف کو جسکا گرانا جائز ہے وہ بھی نہ گراؤ۔ الف مصدری یعنے جانا کھانا کا الف گرانا جائز نہیں ہی۔ اس کی احتیاط رکھو۔ بہت ہیں کو لوگ اسطرح نظم کرتے ہیں۔ کہ حرف میم ہے تقطیع میں آتا ہی باقی دو حرف گر جاتے ہیں ان کا گرانا اگرچہ جائز ہے مگر مستحسن نہیں ہی اور قابل احتیاط ہے۔

میں نے بہت سے لوگوں کو کہتے سُنا کہ ہم نے مثنوی بے مثل لکھی مگر ملک میں وہ عزت نہ ہوئی جو مثنوی قلق یا میرحسن کی ہے۔ بات صرف یہی ہی کہ اُن کی مثنویاں بامحاورہ اور صحیح زباں میں نظم ہوئی ہیں۔ جب تک ویسی لطافت پیدا نہ ہو دوسرا کلام کیونکر فروغ پائے۔ سرکاری صیغۂ تعلیم میں اردو نظم و نثر کی ہزاروں کتابیں روزمرہ تالیف ہوتی ہیں لڑکے بضرورت پڑھتے ہیں شوقین اور زباں داں نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ وجہ یہ ہی کہ انکی زبان کمتر صحیح ہوتی ہی۔ مولانا حالی شمس العلما نذیر احمد مولانا شبلی۔ نواب مولانا آزاد میر حسن میر تقی۔ ذوق۔ مومن۔ سودا۔ آتش۔ ناسخ۔ میر انیس۔ مرزا دبیر اور دیگر شعرائے

متقدمین کو جو شہرت ہے اور شہرت عظیم نظم و نثر میں حاصل ہوئی وہ اس سبب سے نہیں ہے
کہ وہ دولتمند تھے یا خوش تقریر تھے بلکہ ان کی زبان با محاورہ صحیح اور مستند ہوتی
تھی۔ شاعر کے لیے سب سے بہتر زبان کی سند ہے۔

اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا کہ آجکل کے شعرا مشکل بحریں
یا غزل کہنے کی مشق نہیں کرتے چند بحریں ہیں جن پر شاعر سوا کہتے ہیں
وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ فن عروض سے ناواقف ہیں محض شہرت کیلیے اور
مشاعرے کی واہ واہ کی خواہش سے تک سے غزل کہنا سیکھتے ہیں اور عام
اور ان میں اچھی طبیعت کے لوگ شاعر ہو جاتے ہیں مشکل قافیوں اور مشکل ردیفوں
کے کہنے پر قادر نہیں ہیں۔ اگر آج کوئی شخص کوئی مشاعرہ کرے تو شاید مشاعرہ میں
کوئی شریک ہونے کی جرأت نہ کریگا یا بحر غیر مانوس میں کوئی مصرع طرح دیدیا
جائے گا تو سوائے شاعروں کے کوئی شریک نہ ہو سکیگا مطلب اس سے یہی ہے کہ فن شاعری
سے شاعر آگاہی کی کوشش نہیں کرتے [illegible] مشکل نہیں ہیں حال کے
شعرا کے دیوان دیکھیے تو صرف تین بحروں تک مشق محدود ہے۔

اصلاح اور وجہ اصلاح

استاد کو لازم ہے کہ شاگرد کو پہلے فن عروض و قافیہ سے واقف کرے اسکے بعد فن شعر اور اصول
مروجہ شاعری سے بتائے یہ سچ ہے کہ مبتدی ابتدا میں ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتا
لیکن رفتہ رفتہ سیکھ سکتا ہے۔ اصلاح دو طرح کی ہوتی ہے صوری و معنوی یعنی اگر
شعر کا وزن صحیح نہیں یا قافیہ غلط ہے یا فاعل کو فاعل اور فاعل کو فعل کیا ہے
یا [illegible] اضافت فارسی کے ساتھ ایک
املا [illegible] ہندی کے ساتھ مضاف الیہ کیا ہے یا لفظ غلط محل

استعمال ہوا ہی یا ضمیر کی غیر ضرورت پر اسم لایا گیا ہی یا حشو قبیح کا آنا الف مصدری کا ساقط ہونا یا
معروف فارسی کا گرا دینا یا ماضی قریب کو مستقبل سمجھکر علامت مستقبل مضافہ کرنا جیسے آیا ہے
کو آیا ہے گا نظم کرنا یا لفظوں کا خلاف تلفظ مستعمل ہونا جیسے شمر کو شمر اصل کو اصل عمر کو عمر نظم کرنا
یا اضافت کثیر کا لانا اور عطف و اضافت فارسی میں اعلان نون کرنا یا جمع مستعمل عربی کو بقاعدہ
ہندی جمع کرنا جیسے شائقینوں احبابوں عوام تو انکو نظم کر جانا اور عربی فارسی الفاظ میں
الف لام اضافت کر کے مضاف الیہ بنانا یا کوئی شخص حروف روابط فارسی کو اردو میں نظم کر جائے یا
کوئی مصدر فارسی کو مضاف الیہ بنائے جیسے وقت مُردن یا فارسی مصادر کو اردو میں نظم کرے تو یہ
سب غلطیاں خلاف اصول زبان ہیں اور انکی اصلاح کو اصلاح صوری کہتے ہیں معنوی غلطیاں
اسطرح واقع ہوتی ہیں کہ شاعر اپنے مقاصد کو ایک شعر میں ادا کرتا ہی لیکن جن الفاظ میں شعر
ادا کیا جاتا ہی وہ الفاظ شاعر کا مطلب ادا نہیں کر سکتے اور مطلب شاعر کے پیٹ میں
رہ جاتا ہے۔ اسکی اصلاح کو اصلاح معنوی کہتے ہیں۔

ایک غلطی اور بھی شعرا سے ہوتی ہے یعنی صنف سخن کے خلاف کلام ہوتا ہی فرض کیجیے قصیدے کے لیے
تشبیب اور گریز لازمی چیز ہی اب کوئی مثل غزل کے تشبیب کہہ جائے یا غزل میں قصیدہ نظم کر جائے یا اصول
مفروضہ صنف سخن کے خلاف کوئی خیال نظم کیا جائے تو اس غلطی کی اصلاح کا نام بھی اصلاح معنوی
ہوگا اصل میں شعر کے الفاظ کو شعر کے معنوں تک پہنچانا اور صنف سخن کے اصول مفروضہ کا خیال رکھنا
رباعی کو رباعی کی حد میں لانا مرثیہ کو مرثیہ کی سلام کو سلام کی قصیدہ کو قصیدہ کی قطعہ کو
قطعہ کی غزل کو غزل کی حد میں رکھنا اور ان کے اصول مفروضہ کی پابندی کرنا
[illegible] صاحب [illegible] سلیم کا کام ہی اسکے لیے استاد [illegible] کیا جاتے ہیں اور زیادہ تر سلیم [illegible]
جاتے ہیں اور ان غلطیوں کی اصلاح [illegible] آجکل استادوں کا یہ مذاق رہ گیا ہی
کہ شاگرد کے [illegible] یا غزل [illegible] خیال کو دوسرے الفاظ
میں بے ضرورت صرفی و نحوی بدل کر نظم کر دیتے ہیں۔ [illegible] ایسے استاد ہی اس غلطی

میں پڑکر ہمیشہ کو مبتدی ہی رہجاتے ہیں۔ استادوں میں جو گھمنڈ ہوتا ہے وہ اکثر بلکہ کبھی انکو ترقی کرنے کا موقع نہیں دیتے استاد انکے
اچھے اچھے شعر کاٹ کر خاک سیاہ کر دیتے اور اپنا غلام بنائے رکھتے ہیں۔ شاگردونکو چاہیے ایسے
موقع پر گستاخی معاف کراکے خوب دل کھولکر لفظونکے بدلنے کا سبب دریافت کریں اگر حقیقت میں
وہ الفاظ کسی محاورے کی غلطی سے یا صرفی نحوی غلطی ہی یا غیر فصیح نظم ہوگئی ہونگے تو شاگرد کی معلومات
کو فائدہ پہونچیگا اور اگر استاد نے زبردستی محض لفظونکو بدلدیا ہوگا تو وہ امر بھی بحث میں صاف ہو جائیگا
معنوی غلطی پر بھی بحث کر لیا کرتا کہ تمکو اپنی کمزوری معلوم ہوتی رہے اور استاد کے وسیع معلومات
سے فائدہ اٹھانیکا تمکو موقع ملے۔ ہاں اُس غلطی کو پوچھنے کی ضرورت نہیں جسکو تم خود اچھی طرح سمجھ سکتے ہو
کبھی کبھی معنوی غلطیاں بھی مبتدی جلد جلد سمجھ لیتے ہیں استاد اگر تھوڑی سی زحمت گوارا کریں اور
شاگرد کی ترقی پر حسد نکریں تو وہ غریب جلد اصلاح کے بوجھ سے سبکدوش ہو سکتا ہے۔ اب ہم چند غلطیاں دکھاتے
ہیں تاکہ شعر اکو اُنسے بچنے کا موقع ملجائے مصرع تاریخ کا سبا رکھ ہے۔ اسمیں مصرع کا عین تقطیع سے ساقط ہوتا ہے۔

شوق سے مست ساقی سے بجا دیتا ہے	مست ہو جاتے ہیں ہم دیکھکے ساغر خالی

ایسے موقع پر بجا دینا نہیں بولتے بجا لینا بولتے ہیں۔

کن دنوں میں مست تھا صیاد خانہ عندلیب	موسم گل میں جا ڈرا آشیان عندلیب

اردو کے ثقات شعرا خانہ کو خان نظم نہیں کرتے نہ بولتے ہیں اسلیے یہ قافیہ غلط ہے۔

ہم بہل جاتے ذرا زندہ جو ہوتا ابن قیس	دو گھڑی مل بیٹھتے رونے رلانے کے لیے

اس شعر میں ابن قیس کے لفظ نے معنوی غلطی پیدا کر دی ہے یعنے قیس کا کوئی دیوانہ بیٹا نہیں تھا
نہ قیس کی شادی ہوئی نہ کوئی اسکی اولاد تھی اس غلطی کی اصلاح کو اصلاح معنوی کہینگے۔

حال ہی میں تمام جو دوپلنگ چند دیہان ملتے نہیں بلکہ لرزتے کانپتے تھرتھراتے ہیں۔

میں مر کے غالب ہوا خاک بھی کوئی پہیا د	وہ موت کا بھی نہیں اعتبار کرتے ہیں

اس شعر میں تھرتھرانا متفاعلن کی وزن پر آتا ہے واحد المخرج حرفونکو درمیان کے حرف
گرا کر شعر میں لانیسے ثقالت پیدا ہو جاتی ہے اسکو شعرا نے ناجائز رکھا ہے۔

چشم نرگس کہاں وہ چشم کہاں   نشہ کیسا خمار سا ہے کچھ

چشم فارسی لفظ ہی اسکا بدل اردو میں آنکھ موجود ہی ایسے لفظ کو جسکا بدل فصیح اردو میں موجود ہی بغیر عطف و اضافت لانا ناجائز ہی اسطرح کہنا چاہیے - چشم نرگس کہاں وہ آنکھ کہاں

حشر میں عذر گنہ کیا ہی بتا تو رکھو - اسمیں حرف شرط فعل مرکب کے درمیان میں آیا ہی یہ ترکیب غلط ہی اسطرح کہنا چاہیے - حشر میں عذر گنہ کیا ہی بتا رکھو تو -

سانپ کیطرح مری چھاتی پر   رات وہ زلف دوتا لوٹ گئی

رات اسم زمان ہی جب اسکو مفعول بنائینگے تو علامت مفعول کو لانا ضرور ہوگا اسطرح کہنا چاہیے - رات کو زلف دوتا لوٹ گئی -

زلف و رخ سے تیری وابستہ جو ہی مایوس ہی   چشم حیرت آئینہ شانہ کف افسوس ہے

مایوس بواو معروف ہی اور افسوس بواو مجہول اسلیے دونوں کا قافیہ فصحاء حال نے ناجائز رکھا ہی

آنکھیں نرگس کو نہ تو اے گل رعنا دکھلا   پتلیوں کا کسی نادان کو تماشا دکھلا

فصحاء حال نے دکھلا کو ترک کر دیا ہی ایسے موقع پر دکھا استعمال کرنا چاہیے - مصرع اس شوخ نگر سے مل کے مزا خوب پالیا - پا اور لیا دونوں ایک ہی معنے کے ہیں یہ باہم مرکب نہیں ہوسکتے پالینا بولنا غلط ہی

مصرع رگوں میں خون کی جا مادہ امامت کا - امامت کا مادہ کہنا غلط ہے امامت کا تولد ہوسکتا ہی - مصرع رگ رگ میں رطوبت کیجگہ خون علی تھا - خون علی کو رطوبت کہنا خلاف ادب تھا یہ بھی معنوی غلطی ہی - مصرع حد ہو گئی حسین سے لڑتا ہوا یزید - حضرت کی تعریف درا حسین سے لڑنا خلاف ادب ہی - مصرع دیکھو کھڑی ہیں اپنی ہمانی سے پوچھ لو - اسمیں تعقید ہی اسطرح ہونا چاہیے تھا - اپنی ہمانی سے پوچھ لو جو کھڑی ہیں -

زمین گرم پہ تڑپا تڑپا کے ماروں گا   حسن کا لال ہوں پیاسا ترا کھلا کے ماروں گا

جھکائے بیٹھا ہی کب سی جھکائی گردن کج   کوئی سفر کی اس وقت ناریں مارے

اسمیں ذم کا پہلو ہی -   ابھی لیے نہ کھینچو تیر اپنا تو ذرا میں چوم لوں سوفار کا منہ

اسمیں ترکیب نحوی غلط ہے یعنی فاعل سے پہلے فعل آگیا ہے اسطرح کہنا چاہیے۔ ابھی دل سے نہ اپنا تیر کھینچو۔ فعل کے پہلے آنے سے ترکیب بندش سست ہو گئی تھی۔

کہتی ہے یاس تجربہ کار دنگی بات سن   گر مر بھی جائیگا تو لحد تک گزر رہو

اسمیں شرط مستقبل واقع ہوئی ہے اور جزا مضارع یہ ترکیب بقاعدہ نحوی غلط ہے یعنی اگر شرط مستقبل ہو تو جزا مستقبل ہو شرط مضارع ہو تو جزا بھی مضارع ہو اسطرح ہو سکتا ہے۔ گر مر بھی جائے تو لحد تک گذر رہو یا اسطرح کہ اگر مر بھی جائیگا تو لحد تک گذر رہو گا۔ دل بر آتا ہے جگر سے تو جگر میں لے۔ اسمیں فعل و متعلقات تو موجود ہیں لیکن فاعل کا نام تک نہیں ہے اسلیے ذم کا پہلو ہے۔ مصرع شکایت ناتوانی کی جو کرتا ہوں میں پروانہ۔ اسمیں فاعل سے پہلے فعل آگیا ہے۔ یوں ہونا چاہیے شکایت ناتوانی کی میں پروانہ کرتا ہوں۔

اصل یا [illegible] دستوں سے شاعر ہو جاتا ہے۔ مگر اصلاح اسی کا نام ہے کہ کسی بحر وزن کی اصلاح کیجائے۔

قریب ہی جگر [illegible]   اک گلی ہے تو [illegible] نکلو نہیں باقی

اسمیں [illegible] گلی ہے تو [illegible] اتنا ہی [illegible] باقی کی ضرورت نہ تھی۔

ہم جو کرتے ہیں سیکڑوں [illegible]   اپنے [illegible] کو خواب ہوتے ہیں

خواب [illegible] اصطلاح اہل لکھنؤ میں نازل ہونا کے معنے پر بولا جاتا ہے۔ خواب ہونا۔ خبر ہونا کے معنے [illegible] بولا جاتا ہے اسکے پر اہل زبان [illegible] ہیں۔

[illegible] کمر کو نہ [illegible] کو یہ بت   اچھی جو چیز ہے وہ آپ اڑا رکھی ہے

اڑا رکھنا [illegible] کسی اہل زبان کے کلام میں دکھائی دیا نہ فصحاء لکھنؤ ہر طرح [illegible] ہم ان [illegible] بولتی ہیں [illegible] چھپا رکھی ہے لکھتے ہیں

حسب فرمائش [illegible] ماہ [illegible] ۱۹۲۳ باہتمام [illegible] پریس لکھنؤ میں طبع ہوئی

کتاب	قیمت
دیوان جاہ	عہ
دیوان زکی دہلوی تلمیذ مرزا غالب	۱۲/
دیوان غالب دہلوی	۴/
دیوان تسلیم لکھنوی	۱۲/
دیوان یاس لکھنوی	۱۲/
دیوان قلق لکھنوی	۹/
دیوان سخن دہلوی	۴/
دیوان دبیر	۱۰/
دیوان میر حسن دہلوی	۸/
دیوان صفدر رام پوری	عہ
دیوان ماہر لکھنوی	[illegible]
دیوان کلیم	[illegible]
کلیات میر تقی میر	[illegible]
کلیات سودا	[illegible]
کلیات ظفر کامل	ے
کلیات آتش	۱۲/
دیوان ناسخ	عہ
کلیات حکیم حنیف علی رعیب	۶
دیوان حالی	[illegible]
دیوان رضا	۶/
دیوان نسیم دہلوی	۱۲/
دیوان جان صاحب	۸/
کلیات مومن	عہ
کلیات نظیر اکبر آبادی	عہ
دیوان وفا لکھنوی	۸/

کتاب	قیمت
دیوان صبا	۶/
نیچرل شاعری	۳/
حسن سخن	۲/
فضائے چمنستان کلام شعرا	۶/
دیوان عزیز بریلوی	۱۲/
گلدستۂ یوسفی کلام شعرا	۸/
مسدس حالی	۶/
مسدس خیالی جواب مسدس حالی	۴/
تذکرہ میر انیس	۴/
دیوان لطافت	۴/
آفتاب محشر	عہ
اردوئے معلےٰ غالب	[illegible]
مقدمہ شعر و شاعری حالی	[illegible]
انجیز بک	۶/
دیوان وصف لکھنوی	۱۲/
دیوان ذوق مرتبہ آزاد	۶
یادگار غالب	۶
مقیاس الاشعار بر علم عروض مصنفہ [illegible] لکھنوی	[illegible]
شعر العجم تذکرہ شعرای فارس مصنفہ شبلی جلد اول	[illegible]
جلد دوم	۶
جلد سوم	۶
〃 چہارم	[illegible]
پنجم	۶
تاریخ اودواہ ہر دو جلد کامل	للعہ
مثنوی شادی پیر و میر	۴/

تصانیف مولانا خواجہ عبدالرؤف صاحب عشرت لکھنوی

آب بقا تذکرہ شعرائے ماضی وحال نشانات مزار و منتخب کلام معہ خمخانہ عشرت عہ	**قواعد میر** ملک الشعرا میر تقی میر مرحوم سینہ بسینہ اردو زبان کے صرفی و نحوی قاعدے ۶ر	**اصلاح زبان اردو** متروک الفاظ و محاورات کی تفصیل عہد ناسخ سے امیر مینائی تک قیمت ۶ر
شاعری کی پہلی کتاب فن عروض کے عام فہم قاعدے ہر مبتدی بغیر استاد شاعر کامل ہوسکتا ہے عہ	**شاعری کی دوسری کتاب** بحور کا بیان اختلافی قواعد کا فیصلہ اصلاح اور وجہ اصلاح ۸ر	**شاعری کی تیسری کتاب** قافیہ اور عیوب قافیہ کا بیان مع استعمال ۸ر
لغات اردو جلد اول مفرد مصادر کا مبسوط لغت [illegible] و محل استعمال ۱۲ر	**لغات اردو جلد دوم** مصادر مرکبہ مع افعال کے لغوی اصطلاحی معنی صرف محل ۱۲ر	**لغات اردو جلد سوم** مصادر مرکبہ مع افعال کے لغوی معنی مع اسناد اور محل استعمال عہ
زبان دانی اردو کے مستند قاعدے فصیح اور غیر فصیح کی تحقیق قیمت ۸ر	**جان اردو** اردو ہندی کی حقیقت الفاظ کا فرق استعمال محاورات کی تحقیق ۶ر	**اصول اردو** صرف و نحو کے مجموعے مفید قاعدے جملوں کی ترکیب قیمت ۶ر
گلدستہ ظرافت مذاق لطیف کی کنجی قیمت صرف ۶ر	**ہمجولی** شریف بی بیوں کی تعلیم کی ضروری کتاب ۶ر	**لغات اردو جلد چہارم** حروف روابط مبسوط اصطلاح و محاورے کے معنی محل استعمال

خواجہ محمد عبدالرؤف صاحب عشرت احاطہ خانساماں لکھنؤ سے طلب کیجئے